عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
جلد ۱۲ - شمارہ ۳۲

ختم نبوۃ
انٹرنیشنل

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

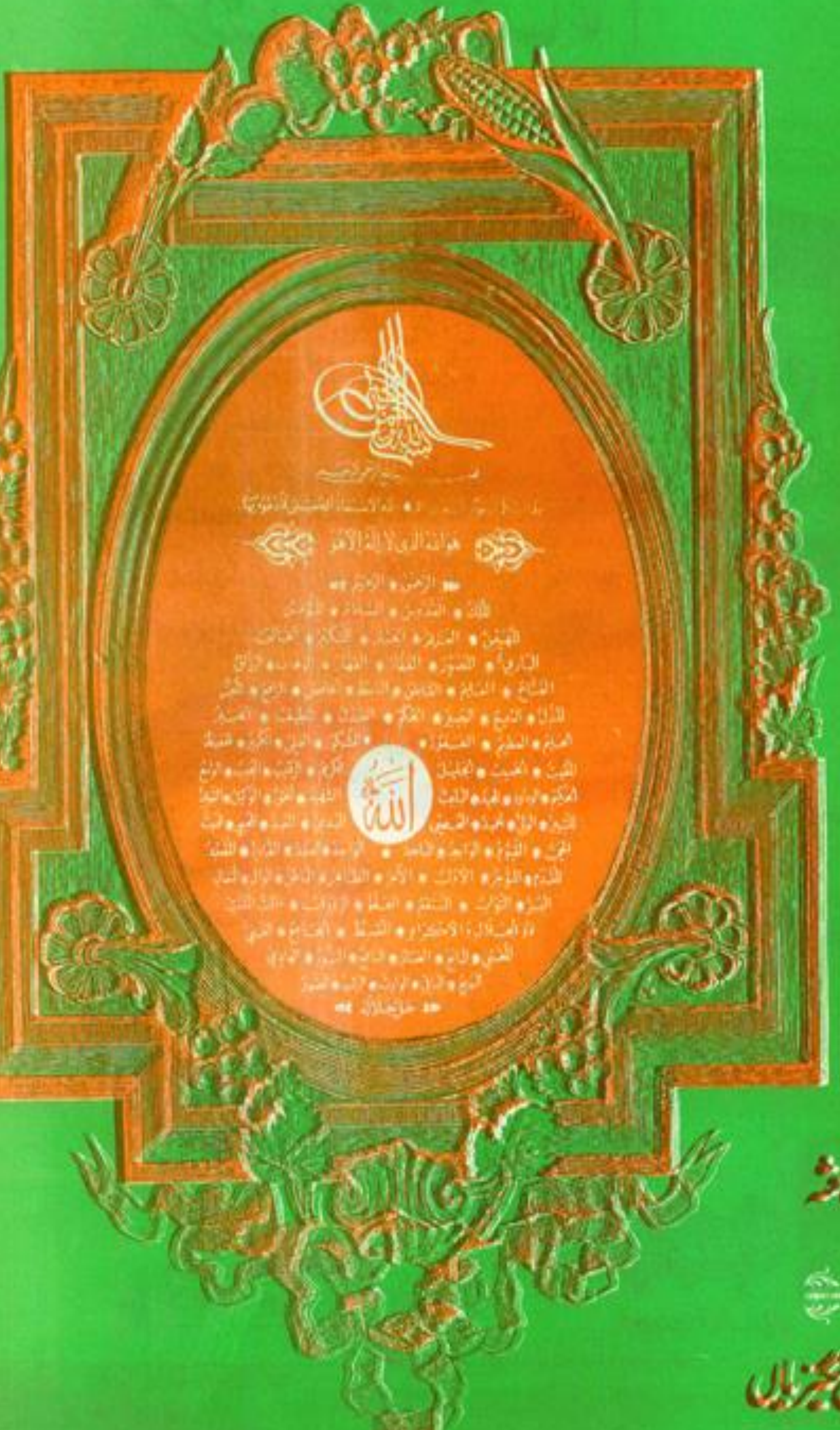

حیاتِ عیسیٰ
...دیانی استدلال کا قرآنی جواب

...ناشکرے انسان نے
...رتی کا سینہ چیرا ، پہاڑوں کو پیس ڈالا ،
...نی پہ لکیریں کھینچی ، ہواؤں اور فضاؤں
...حق جتایا ، آسمان کی بلندیوں کو چھوا ،
...را سوچئے ! انجام کیا ہوا ؟

...قادیانیو !
...و تم میں سے کون کون
...سلمان ہونے کے لئے تیار ہے

تثلیث
...ے پجاریوں سے گرجا گھر میں ایک مباحثہ

...ل کا خاتمہ ۔ اور قادیانی اشتعال انگیزیاں

نزلہ، کھانسی اور زکام
سردی کے موسم میں عام
مناسب احتیاط برتیے ۔ بروقت سُعالین لیجیے
سردیوں میں اگر آپ کو نزلہ، زکام، کھانسی
یا گلے میں خراش کی شکایت ہو جائے
تو فوراً سُعالین کا باقاعدہ استعمال شروع
کر دیجیے ۔ اور اگر خدانخواستہ تکلیف بڑھ
جائے تو ایک پیالی تیز گرم پانی میں سُعالین کی
چار ٹکیاں حل کر کے جوشاندے کے طور پر
صبح و شام پیجیے ۔
سُعالین آپ کو ان بیماریوں سے محفوظ بھی
رکھتی ہے اور نجات بھی دلاتی ہے ۔
SUALIN
سُعالین
SUALIN
سُعالین
شیشی میں بھی دستیاب ہے
اور نئے اسٹرپ پیکنگ میں بھی ۔
نزلہ
ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
اخلاق عین مذہب ہے اور مذہب سراسر اخلاق ہے ۔
ADARTS·SUA·3/85

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوّة کراچی

جلد ۴ شمارہ ۳۳

۱۹ تا ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۶ھ

مطابق

۳۱ جنوری تا ۶ فروری ۱۹۸۶ء

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلسِ ادارت

مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا منظور احمد الحسینی

مدیرِ مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی، امجد محمود

بدلِ اشتراک

سالانہ /۱۰۰ روپے — ششماہی /۵۵ روپے

سہ ماہی /۳۰ روپے — فی پرچہ /۲ روپے

رابطۂ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۹۶۱۱

مجلسِ مشاورت

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن	پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف	برما
حضرت مولانا منظور احمد نعمانی	بھارت
حضرت مولانا محمد یونس	بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان	متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں	جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا	برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم	کینیڈا
حضرت مولانا سعید الشگار	فرانس

اندرونِ ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی	پشاور	نور الحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاء الرحمان	کنری	ایم عبدالواحد
بہاولپور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
لیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد راں	ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف لی اللہ

بدلِ اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۳۴۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

بیرونِ ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشش	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

برطانیہ میں علماء حق کی سرگرمیاں

قادیانیت اور دوسرے فرقِ باطلہ نیز بے ہودہ رسوم کیخلاف جہاد

رپورٹ: قاری محمد تصور الحق

شیفیلڈ: برطانیہ میں اہل سنت والجماعت کی قدیم نمائندہ تنظیم جمعیۃ علماء برطانیہ کی مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ جامع مسجد بالہم لندن میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ امسال سے ملک بھر میں تحریک احیاء سنت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں پروگرام رکھے جائیں اور ان پروگراموں کے ذریعے مسلمانانِ برطانیہ کو اسوۂ رسول ؐ کے مطابق تعمیر زندگی کی ترغیب دی جائے۔ چنانچہ ظاہری بے سروسامانی کے باوجود پروگراموں کی ترتیب کے لیے عزم صمیم کر لیا گیا۔ اور گذشتہ ہی ماہ ملک کے طول و عرض میں ذمہ دار علماء کرام سے رابطہ قائم کرنے میں مولانا عبدالرشید ربانی جنرل سیکرٹری، مولانا عبیدالرحمٰن رکن مرکزی عاملہ، مفتی محمد اسلم کنوینر شریعت کونسل اور قاری تصور الحق سیکرٹری نشر و اشاعت نے پوری تندہی سے کام شروع کیا اور بالآخر نومبر کے پہلے ہفتہ میں پروگراموں کو حتمی شکل دے دی گئی۔ جس کے مطابق ۱۰ نومبر بروز اتوار مرکزی جامع مسجد سادرتھ ہال، ۱۷ نومبر جامع مسجد سینٹ مارگریٹ روڈ بریڈفورڈ، ۲۴ نومبر مرکزی جامع مسجد گلاسکو، یکم دسمبر بروز اتوار مرکزی جامع مسجد بلگریو روڈ برمنگھم، ۸ دسمبر جامع مسجد روڈل لیبن بلیک برن، ۱۴ دسمبر جامع مسجد زور گلاسٹر اور ۱۵ دسمبر کنشن مسجد سیورن روڈ کارڈف میں پروگرام ہوئے۔ ان کانفرنسوں میں برطانیہ بھر سے علماء اہل سنت مولانا یوسف متالا، مولانا لطف الرحمٰن، مولانا فتح محمد ایہر، مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا حسن تائی، مفتی محمد اسلم، مولانا عبیدالرحمٰن، قاری تصور الحق، مولانا اسلم زاہد، مولانا یوسف سورتی، قاری طیب عباسی، مفتی شبیر احمد، مولانا بلال طاہر، مولانا اقبال رنگونی، قاری اسماعیل رشید، مولانا اسد اللہ طارق، مولانا سید الاذکیاء، مولانا شمس الرحمٰن طارق، مولانا فضل رحیم، مولانا ادریس، مولانا ذکریا، مولانا ایوب سورتی، مولانا اسماعیل ڈلیسانی، مولانا رشید، مولانا غلام محمد، مولانا علامہ ابراہیم، مولانا ہاشم، مولانا فاروق، حافظ اکرام، مولانا محمد اسماعیل منوری، مولانا الیاس، مولانا عبدالعلیم، مولانا عبدالرحمٰن تاراپوری، مولانا نورالحق، مولانا نصیر اور مولانا نگینس کے علاوہ ممتاز عالم دین سابق نائب چیئرمین مجلس شوریٰ پاکستان مولانا قاری سعید الرحمٰن راولپنڈی، مولانا فضیل احمد قاسمی سیکرٹری جنرل جمعیت علماء ہند، ابن امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری مولانا سید عطاء المحسن شاہ بخاری بھی مختلف پروگراموں میں شریک رہے۔ جمعیۃ کے مرکزی عہدیداروں مولانا یوسف متالا، مولانا رضاء الحق، مولانا یوسف سورتی، مولانا فتح محمد ایہر، مولانا آدم، مولانا بلال پٹیل، مولانا مفتی شبیر احمد، مولانا اقبال رنگونی، قاری طیب عباسی، مولانا ایوب سورتی، مولانا حسن تائی، مولانا اسلم زاہد، مولانا منظور عالم، مولانا سید الاذکیاء اور مولانا قاری اسماعیل رشید، نے جہاں ان پروگراموں کے کامیاب بنانے کے سلسلہ میں مسلمانان برطانیہ کا شکریہ ادا کیا وہاں پہ لندن پروگرام کے سلسلہ میں مولانا عبدالرحمٰن تاراپوری، مولانا قاری عبدالرشید رنگالی، مولانا بلال پٹیل، حافظ محمد ایوب ریڈنگ، حافظ بشیر احمد سلو، حبیب خان، مولانا مسعود اور مسجد اخلاصیہ سادرتھ ہال، یارک شائر بریڈفورڈ کے سلسلہ میں مولانا نصیر سواتی، مولانا نورالحق، مولانا فاروق، مولانا اکرم، مولانا یوسف کیات، شبیر اعظم، بھائی عبدالحق، مولانا اظہر، مولانا عمران دراجی، مولانا اسماعیل ممنیات، حافظ سیدات، مولانا ہاشم، بھائی نجیب، قربان حسین، حافظ زاہد، مڈلینڈ پروگرام کے سلسلے میں مولانا رشید، مولانا محمد اسماعیل منوری، مولانا الیاس، مولانا طیب، مولانا عبدالحق زکریا، مولانا سلیمان، مولانا غلام محمد کھمی والا، مولانا احمد علی، مولانا رضاء الحق، ملک خداداد، مولانا عبدالاول، مولانا ابراہیم، مولانا غلام محمد، مولانا یعقوب، علامہ ابراہیم، مولانا حافظ دھوراٹ، مولانا منظور عالم سیالکوٹی، خواجہ افتخار الحق

فیصل آباد گیس کمپنی اور قادیانی!

اور مولوی فقیر محمد کا احتجاج

فیصل آباد (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی وزارت قدرتی وسائل ڈائریکٹر جنرل گیس ڈائریکٹوریٹ اور منیجنگ ڈائریکٹر دسیلز منیجر سوئی ناردرن لاہور سے اپیل کی ہے کہ سوئی گیس صارفین کے مفاد کے پیش نظر قادیانی سوئی گیس کنٹریکٹر پاک یونائیٹڈ کارپوریشن اور قادیانی برانچ ایم اسماعیل اینڈ کمپنی کو فیصل آباد سے بند کر کے ربوہ میں منتقل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ربوہ میں قادیانی کنٹریکٹر ایم اسماعیل اینڈ کمپنی کے نام سے کام کرتا ہے اور اس نے فیصل آباد میں بھی ایک برانچ کھول رکھی ہے جب کہ خود ملک سے باہر رہتا ہے اب کچھ عرصے سے پاک یونائیٹڈ کے نام پر ایک اور قادیانی باہر سے ٹرانسفر کرا کر فیصل آباد آ گیا ہے جس نے شہر میں غیر قانونی اور کمپنی کے قواعد و ضوابط کے خلاف کام کرنا شروع کر دیا ہے انہوں نے کہا کہ پاک یونائیٹڈ قادیانی کنٹریکٹر صارفین کے گھروں پر جاتا ہے اور گھروں سے ڈیمانڈ نوٹس کا نفاذ منگوا کر اس سے نقشے نکال لیتا ہے اور وہاں کوٹیشن نہیں دیتا اور یہ بھی کہتا ہے کہ وہ سوئی گیس کے دفتر سے آیا ہے۔ اس طرح مسلمان صارفین کو دھوکہ دے کر پریشان کرتا رہتا ہے۔ اور صارفین دفتر سے دوبارہ ڈوپلیکیٹ نقشے لے کر فٹنگ کرواتے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس کا نام لسٹ نمبر ۹ سے خارج کیا جائے۔

چوہدری محمد اسلم، مولوی لیاقت علی، قاضی ایوب، محمد اعظم، افضال محمد ادریس، صوفی جابر، حاجی داؤد اور حاجی شبیر، فضل اور انعام نے جامع مسجد وڈسٹاک روڈ، مسجد داخس روڈ، مسجد ڈیوسبری روڈ، گلاسگو سکاٹ لینڈ پروگرام کے سلسلہ میں حافظ شفیق احمد، حافظ طاہر، شیخ عبدالغنی، سید امیر علی قریشی، انجم اعجاز، غلام نبی، بلیک برن لنکا شائر کے مولانا غلام رسول، مولانا ادریس، مولانا شمس الرحمٰن طارق، مولانا یعقوب، قاری یعقوب، مولانا سید الاذکیا، مولانا عبدالرزاق بریلی، حافظ اکرم، مولانا ابوبکر، مولانا بلال مظاہری، مانچسٹر مولانا ایوب سورتی، مولانا اسماعیل سورتی، مولانا موسیٰ، مولانا یوسف، مولانا آدم، بھائی ابراہیم الحاج، بھائی یعقوب پانڈور، بھائی محمد بھام، بھائی یعقوب پٹیل کارپٹ والا، کارڈف، مولانا حکیم مولانا قاری اسماعیل رشید، مولوی عبدالقیوم، حیدر خان اور حاجی محمد اسحاق کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے مقامی اور علاقائی کوششوں سے پروگراموں کو کامیاب بنانے میں تمام تر توانائیاں استعمال کیں اور مہمانوں کی میزبانی کی باسلوب کے مطابق ذمہ داریوں کو نبھایا۔

ان سیرت کانفرنسوں کے ذریعہ جہاں اتحاد ملت کے فروغ میں گراں قدر کام ہوا۔ وہاں علاقوں میں کام کے تقاضے بھی علم میں آئے۔ ان کانفرنسوں کے ذریعے مسلمانوں کو ملت اسلامیہ کے بدترین دشمن قادیانی گروہ کی مذموم سرگرمیوں سازشوں سے آگاہ کیا اور ان کے مکر وفریب کو بے نقاب کرتے ہوئے۔ ان سے بچنے کی تلقین کی۔ ساتھ میں ان متبعین جھوٹی نبوت کے عالمی سطح پر کام کرنے کی نشاندہی کی۔ اور اقوام متحدہ کے اقلیتی کمیشن میں منظور کی جانے والی قرارداد کو فرقہ باطلہ کی صیہونی سرپرستی کا کھلا ثبوت، پاکستان کی کمزور خارجہ پالیسی اور عالم اسلام کی عقیدہ ختم نبوت سے بے خبری سے محمول کیا۔ اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ بیرون ملک اسلام دوست سفارتکاروں کی تقرریوں میں مزید تاخیر کا مرتکب نہ ہو۔ نیز خصوصی مشنوں کے ذریعے عالم اسلام کو اس اساسی ایمانی عقیدہ سے روشناس کرانے پر خصوصی توجہ دیں۔ کانفرنسوں نے ساؤتھ افریقہ کی عدالت میں یہودی نژاد جج کے یکطرفہ فیصلہ کو متعصب ذہنیت کا آئینہ دار قرار دیا اور مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اس فیصلہ کی آڑ میں قادیانیوں کے مسلمان ہونے کے دعویٰ کی پذیرائی نہ بخشیں۔ بلکہ اس جج کو بنیاد بناتے ہوئے عالم اسلام کو تمام عالم اسلام دشمن قوتوں کی پشت پناہی کے حامل گروہ کے عزائم سے ہوشیار کر کے بچائیں۔ ان کانفرنسوں نے برطانوی پارلیمنٹ میں پیش کیے جانے والے متوقع بل بسلسلہ پابندی حلال ذبیحہ کو مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں براہ راست مداخلت کے مترادف قرار دیا۔ اور باور کرایا۔ کہ اگر اس معاملہ کو عملی شکل دینے کی کوشش کی گئی تو سخت ترین رد عمل دیکھنے میں آئے گا۔ اور مسلمان اس یکطرفہ فیصلہ کو شرف باریابی نہیں بخشیں گے۔ اور مطالبہ کیا کہ حکومت ایسے کسی اقدام سے پہلے تمام نتائج کا بغور جائزہ لے اور محض جانوروں کے ساتھ نا انصافی کے نام پر نام نہاد دعوؤں کی حوصلہ افزائی میں غلط اقدامات نہ کرے جبکہ کانفرنسوں کے ذریعہ مسلمانان برطانیہ کو یہ بھی ذہن نشین کرایا گیا۔ کہ اس وقت مقامات عبادت مساجد کی تعمیر سے زیادہ مقامات حفاظت آبرو یعنی مسلم طالبات کے لیے سکولز کی ضرورت ہے۔ لہذا جہاں جہاں ایسے ادارے قائم ہیں۔ ان کی مکمل حوصلہ افزائی کی جائے۔ اور جہاں ایسے ادارے نہیں وہ ان کو قائم کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جائے۔ اور مسلمان بچیوں کے سلسلہ میں مزید آوارگی بھرے ماحول سے گلو خلاصی کرانے میں کسی غفلت سے کام نہ لیا جائے۔ ان کانفرنسوں نے ملک میں ثقافت کے نام سے مقابلہ حسن کو مقام عورت کے منافی قرار دیا اور ان کے منتظمین اور معاونین کی شدید مذمت کی اور مسلمان والدین سے اپیل کی کہ وہ ان شیطانی چالوں سے ہوشیار اور بچیوں کی شرکت کے سلسلہ میں کسی دھوکہ کا شکار نہ ہوں نیز علماء سے بھی اپیل کی گئی کہ وہ اپنے اپنے خطبوں کے ذریعہ اور نجی محافل اور ملاقاتوں میں بھی خواتین کے اسلامی مقررہ کردہ ضابطوں سے آگاہ کریں۔ اور آزادی کے نام پر آوارگی کے وجود کو پنپنے نہ دیں۔ ان کانفرنسوں نے جمعیت کے مرکز کے سلسلے میں خریدی گئی عمارت کے کام کو منظم طور پر آگے بڑھانے کے سلسلہ میں خوش آئند قرار دیا۔ اور اس سلسلہ میں بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ آخر میں ان کانفرنسوں کے ذکر میں یہ بات کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں ہوتی۔ کہ مسلمانان برطانیہ نے جس قدر ان کی حوصلہ افزائی کی ہے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیا وہ ان کی ذہنی رسموں سے بیزاری اور عشق ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے

اسلم قادیانی کو راولپنڈی میں اذان دینے پر گرفتار کر لیا گیا

مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا عبدالرؤف نے مرکزی دفتر جامع مسجد اٹک میں ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روکا جائے۔ جس طرح خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا تھا کہ جس طرح مسلمان عبادت گاہ بناتے ہیں اس طرح کوئی غیر مسلم عبادت گاہ نہ بنائے۔ جس طرح مسلمان اذان کلمہ منبر و محراب اور لباس پہنتے ہیں اس طرح کوئی غیر مسلم آذان کلمہ منبر و محراب اور لباس نہ پہنے۔ مولانا موصوف نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ قادیانی قوم و ملک اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے غدار ہیں۔ ان کی اندرون ملک اور بیرون ملک سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ اسلم قادیانی کو مری روڈ راولپنڈی قادیانی عبادت گاہ میں اذان دینے کے الزام میں مقدمہ درج کرنے پر مولانا عبدالرؤف نے ڈپٹی کمشنر راولپنڈی جناب صفدر جاوید کو خراج تحسین پیش کیا کہ انہوں نے بروقت نوٹس لے کر قادیانیوں کو شعائر اسلام سے روکا۔ آخر میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو شعائر اسلام سے روکا جائے۔

بیغام کر بیٹھنے سے لگانے کی کھلی دلیل ہے اور حالات کے پس منظر میں اس توقع کا اظہار کیا جاسکتا ہے کہ اگر قوت کے سامنے مثبت طور پر پروگراموں کو پیش کرنے کا سلسلہ جاری رہا تو اسلام دشمنی پر مبنی داخلی اور خارجی چیزوں سے نجات میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔

وہ سرفراز ہر دو جہاں ہے خدا گواہ
کرلی قبول جس نے قیادت رسولؐ کی

پشاور کی ایک عدالت نے مجرم قادیانی کے وارنٹ جاری کردیئے

(پشاور نمائندہ خصوصی) پشاور میں مقیم مرزائی خاندان کے ایک غیرمسلم ادریس نامی مرزائی کو کلمہ طیبہ کی توہین کرنے پر اور صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے پر علاقہ ہشتنگری کی پولیس نے گرفتار کیا تھا۔ عدالت سے گرفتاری کے بعد مجرم نے ضمانت پر رہائی پائی۔ اب اس مقدمہ کی باقاعدہ کاروائی علاقہ مجسٹریٹ کی عدالت میں شروع ہوگئی ہے عدالت کی طرف سے مسلسل سمن جاری ہونے کے باوجود مرزائی عدالت میں حاضر نہیں ہورہا۔ ۷ جنوری کو عدالت میں حاضر نہ ہونے پر مجرم کے خلاف باقاعدہ وارنٹ گرفتاری جاری کردیئے گئے ہیں۔ اور آئندہ پیشی کے لیے ۲۲ جنوری کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔ ملزم چونکہ گلی میں درزی کی دکان کرتا ہے۔ دکان سے پولیس نے دیواروں پر لگے ہوئے قرآنی آیات کے کتبے مرزائی لٹریچر اور مرزا غلام قادیانی کے اشعار پر مشتمل سٹیکر برآمد کیے تھے جن کے ذریعہ مرزائی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کررہا تھا۔

حکومت قادیانی آرڈیننس پر عمل کرائے

عمرکوٹ (نمائندہ ختم نبوت) کے مقامی راہنما شہزادہ اور محمد اسلم نے صدر اور وزیراعظم سے اپنے ایک مشترکہ بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ حکومت قادیانیوں سے صدر کے جاری کردہ قادیانی آرڈیننس پر عمل کرائے۔

مردان کے مرزائی کیخلاف مقدمہ کی سماعت

مردان (نمائندہ خصوصی) مردان کے مشہور مرزائی غیرمسلموں بشیر اور جاوید جن کو صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی اور کلمہ طیبہ کی توہین کے جرم میں زیر دفعہ ۲۹۸ ب اور ۲۹۸ سی مردان لے ڈویژن پولیس نے گرفتار کیا تھا اور بعد میں مجرم سیشن جج کی عدالت سے ضمانت پر رہا ہوئے تھے اب اس مقدمہ کی باقاعدہ کاروائی اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر صاحب کی عدالت میں شروع ہوگئی ہے۔ ۸ جنوری کو پیشی کے موقع پر مجلس تحفظ ختم نبوت مردان کی قیادت میں علماء کرام مردان اور پشاور سے صوبائی مجلس کے ناظم اعلیٰ مولانا نور الحق نور اور مولانا میاں حبیب اللہ صاحب بھی موجود تھے۔

مرزائیوں نے درخواست دی کہ ہمارا وکیل ہائیکورٹ میں مقدمہ کے سلسلہ میں گیا ہوا ہے۔ لہٰذا سماعت کے لیے دوسری تاریخ دی جائے۔ عدالت نے ملزموں کی استدعا پر تاریخ تبدیل کرکے آئندہ پیشی ۱۶ جنوری کو مقرر کردی ہے اس موقع پر مقدمہ کے مدعی مولانا حافظ حسین احمد صاحب مہتمم مدرسہ تجوید و حفظ القرآن بار ہوتی مردان اور ان کے وکلاء عدالت میں موجود تھے

کنور ادریس قادیانی کو آٹوموبائل کارپوریشن کا چیئرمین بنانا افسوسناک ہے

مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا عبدالرؤف نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان کے مشہور ادارے آٹوموبائل کارپوریشن کا چیئرمین مشہور قادیانی کنور ادریس کو بنایا گیا ہے جو کہ متعصب اور بدنام زمانہ قادیانی ہے۔ مولانا عبدالرؤف نے کہا ایک طرف مجلس تحفظ ختم نبوت حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ کسی قادیانی کو کلیدی آسامی پر فائز نہ کیا جائے دوسری طرف کنور ادریس کی ملی بھگت سے قادیانی کلیدی عہدوں پر فائز ہو کر قادیانیت کی تبلیغ میں مصروف ہیں جو ملک اور قوم اور اسلام کے لیے نقصان دہ ہے۔ مولانا نے قادیانیت کو ناسور سے تعبیر کیا اور کہا کہ اس ناسور کو جڑ سے اکھیڑنا چاہیے نہ کہ اس کی نشوونما کرنی چاہیے۔ انہوں نے کنور ادریس کی برطرفی کا مطالبہ کیا۔

عظیم الشان
ختم نبوت کانفرنس

رپورٹ محمد شاہ مراد پور

علماء کرام اور مسلمانوں کا یہ قافلہ خانی سے جب دو کلو میٹر کے فاصلہ پر باڑی میرا پہنچا تو اہالیان باڑی میرا نے فقید المثال استقبال کیا راستہ کو آراستہ محرابوں جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ معزز مہمانوں کو دیکھتے ہی نوجوانوں نے سرحد کے معروف طریقے کے مطابق خوشی کے اظہار کے لئے فائرنگ اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ ایک عید کا سماں تھا۔ عشاء کے بعد جلسہ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ قاری جاوید اقبال کی تلاوت اور حافظ شاہنواز کی نعت سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ صدارت کے لئے باڑی میرا کی ممتاز شخصیت محترم سید بہادل شاہ صاحب کا نام پیش کیا گیا۔ عوام نے تائید کی اور پھر حضرت مولانا مظفر اقبال قریشی صاحب امیر مجلس نے اپنے شہر اور جماعت کی طرف سے مسلمانوں اور علماء کرام کا شکریہ ادا کیا۔

حضرت مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب ناظم اعلیٰ مولانا غلام دین صاحب ناظم مولانا عبداللطیف صاحب ناظم تبلیغ نے مختصر خطاب فرمائے۔ حضرت شاہ صاحب مولانا اسرار الحق شاہ صاحب نے فرمایا کہ حضورؐ کا ارشاد ہے جب تک لوگ مجھے اپنی اولاد اپنے ماں باپ اور تمام جہان کے لوگوں سے محبوب نہ سمجھیں گے اس وقت تک کیلئے مومن نہیں بن سکتے آپ نے فرمایا مسلمانوں نے حضور اکرم کے دشمن

قادیانیوں کا محاسبہ کرنا اپنا فرض سمجھا ہوا ہے۔ ہم عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے حکومت کے محتاج نہیں بلکہ حکومت پر از خود یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان انگریز کے خود کاشتہ پودے اور ایمان کے جھوٹے قزاقوں کا محاسبہ کرے۔ مسلمان تو شروع سے اپنی ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ قاری سید محمد شاہ صاحب نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا اور مولانا عبدالرحیم اشعر صاحب کے توسط سے مرکزی مجلس کے راہنماؤں کو علاقہ پکھلی تناول کی طرف سے یہ یقین دہانی کرائی کہ ہم ناموس ختم نبوت کے تحفظ کے لئے حضرت مولانا خان محمد صاحب اور مولانا عزیز الرحمن جالندھری کے ایک اشارہ ابرو پر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کو تیار ہیں۔

ہمارا علاقہ پہلے بھی اپنی مجاہدانہ سرگرمیوں کی وجہ سے نمایاں مقام رکھتا ہے اور اب ہم بھی اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کو تیار ہیں۔

حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر صاحب کا خطاب

خطبہ استقبالیہ کے بعد حضرت علامہ مولانا عبدالرحیم اشعر صاحب نے حمد و صلوٰۃ کے بعد فرمایا مجھے آپ کے جذبات اور مجلس تحفظ ختم نبوت اور مجلس کے ساتھ آپ کی عقیدت کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ مجلس کے ساتھ عقیدت اصل میں عقیدہ ختم نبوت کے ساتھ محبت اور عشق کی وجہ سے ہے مجھے آپ کے جذبات محسوس کر کے اپنے اندر ایک قوت محسوس ہوتی ہے۔ یہ علاقہ فقہاء و محدثین اور مجاہدین کا وطن ہے۔ اسی خاک میں سید احمد شہید، سید اسماعیل شہید، مولانا رسول خان، مولانا غلام غوث شیر سرحد مدفون ہیں۔ سرحد کے مسلمانوں کی قربانیاں بے نظیر ہیں۔ میں بھی مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ نے جب بھی ہم کو آواز دی ہم کو حاضر پائیں گے اور ہماری ہر قسم کی خدمات عقیدہ ختم نبوت سے عشق کی وجہ سے آپ کے ساتھ ہیں۔

آپ نے فرمایا پاکستان کے حکمرانوں کا فرض تھا کہ جس وعدہ پر یہ ملک تقسیم کر کے حاصل کیا تھا اس وعدہ کو پورا کرتے یعنی اس ملک میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قانون جاری کرتے۔ اگر ایسا ہو جاتا تو کسی بھی غیر مسلم کو یہ جرأت نہ ہوتی کہ وہ یہاں دندناتا۔ تقسیم کے بعد مرزا قادیانی کا بیٹا ایک سال تک لاہور کے اندر خاموش رہا اور جائزہ لیتا رہا کہ آیا پاکستان میں قانون اسلامی جاری ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر قانون اسلامی جاری ہو جاتا تو اس میں مرزائیوں کی سزا قتل تھی کیونکہ یہ لوگ مرتد ہیں۔ مگر ایک سال کے بعد جب مرزا بشیر کو یقین ہو گیا کہ یہاں اسلام نافذ کرنے کا وعدہ حکمرانوں کا محض نعرہ ہے تو اس نے ارتداد کی تبلیغ شروع کر دی۔ اس کے حوصلے اتنے بڑھ گئے کہ وہ کہنے لگا بلوچستان پر قبضہ قادیانیت کا ہونا چاہیے۔

اب اس کا جواب دینا ضروری ہو گیا تھا۔ مسلمانوں نے امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب کی قیادت میں ۱۹۵۳ء میں تحریک چلا کر اور دس ہزار مسلمانوں نے اپنے خون کا نذرانہ پیش کر کے یہ ثابت کر دیا کہ اس ملک میں مرزائیت کے لئے جینا مشکل ہو گا۔ ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں مگر ناموس مصطفےٰ ﷺ کے خلاف کوئی بات تک سننا گوارا نہیں کر سکتے۔

چنانچہ یہ سلسلہ چلتا رہا بالآخر ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی پاکستان کے تمام ممبران نے مرزا ناصر کا موقف سن کر متفقہ طور پر یہ فیصلہ کر دیا کہ یہ فرقہ کافروں سے بھی بدتر ہے۔ یہ غیر مسلم ہے۔ اس دن سے لے کر آج تک مرزائی اس حکومتی فیصلہ کو ماننے سے بھی انکاری ہیں۔ صدر ضیاء الحق صاحب نے آرڈیننس کے ذریعہ اسلامی اصطلاحات کے استعمال کرنے پر مرزائیوں کو روکا اور وہ اس قانون کے بھی باغی ہیں۔ آخر یہ معمولی سی اقلیت کیوں اتراتی پھرتی ہے۔ اس لئے کہ یہ عالمی استعمار کے جاسوس اور ایجنٹ ہیں۔ اس کے تعلقات اسرائیل، روس، امریکہ، برطانیہ سے ہیں۔ مگر اب مرزائیوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے غیظ و غضب سے نہیں بچ سکتے۔ مولانا سید عبدالکریم شاہ صاحب نے دو گھنٹے تک سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی۔ لوگوں نے ان کی تقریر کو بہت سراہا۔ مولانا نذیر احمد بلوچ نے حیات عیسیٰؑ پر بڑی عالمانہ تقریر فرمائی۔ اس اجلاس میں بھی ربوہ کانفرنس پر شرکت کی اپیل کی گئی اور مسلمانوں نے حاضری کا وعدہ کیا۔

مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب نے قراردادیں پیش کیں۔

۱:۔ حکومت کو صدارتی آرڈیننس پر مکمل عمل درآمد کرانا چاہیے

۲:۔ شہدائے ختم نبوت ساہیوال، سکھر، میرپور خاص کے مقدمات کا جلد فیصلہ کر کے مجرموں کو برسر عام پھانسی دی جائے۔

۳:۔ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا کا مسئلہ حل کیا جائے۔ اس کیس میں مرزا طاہر کو گرفتار کیا جائے۔

۴:۔ اسلامی اصطلاحات سے بھرا ہوا قادیانی لٹریچر فوری طور پر نظر آتش کیا جائے۔

۵:۔ ربوہ کا نام صدیق آباد سرکاری طور پر رکھا جائے۔

۶:۔ تمام کلیدی آسامیوں سے مرزائیوں کو علیحدہ کیا جائے۔ (خصوصاً فوج کی اعلیٰ آسامیوں سے)

۷:۔ مرزائیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے

اس اجلاس سے حضرت مولانا محمد یونس صاحب راولپنڈی، مولانا اکرام سرحدی، قاری محمد شاہ نے بھی خطاب فرمایا۔

گجرات میں مجلس عمل کا اجلاس

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع گجرات کا اجلاس

مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گجرات کے دفتر محلہ مسجد حیات النبی میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مجلس عمل کے صدر جناب چوہدری محمد خلیل صاحب نے کی۔ اجلاس سے مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری مولانا عبدالرؤف شاہد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھنا مسلمان کا بنیادی فریضہ ہے۔ اجلاس میں مولانا نے ختم نبوت کے سلسلہ میں نومبر میں ضلع گجرات کا جو دورہ کیا اس کی رپورٹ پیش کی۔ حضرت مولانا قاری محمد اختر، حضرت مولانا ضیاء الدین آزاد، چوہدری محمد خلیل، مولانا عبدالرؤف صاحب، عبدالحمید صاحب عثمانی وفد میں شامل تھے۔ مجلس عمل ضلع گجرات کے سیکرٹری اطلاعات جناب راجہ طارق محمود نے تجویز

باقی ص ۲۵ پر

مارشل لاء کا خاتمہ ـــــ اور قادیانی اشتعال انگیزیاں

اندرون ملک سے برابر یہ خبریں موصول ہو رہی ہیں کہ قادیانی جو ہر طرح مایوس اور بددل ہو چکے تھے اور انہوں نے اپنے "مرزاڑوں" میں لوگوں کو بلانے کے لئے گھڑیال کھڑکانا شروع کر دیے تھے مارشل لاء کے خاتمہ کا اعلان ہوتے ہی انہوں نے پھر سے اشتعال انگیز حرکتیں اور اپنے مرزاڑوں میں نماز کے اوقات میں اذانیں دینا شروع کر دی ہیں ـــــ غالباً اس اشتعال انگیزی کی بنیاد وہ خبر ہے جو پنجاب کے کسی اخبار میں شائع ہوئی ہے اور جس میں یہ کہا گیا ہے کہ قادیانیوں سے متعلق آرڈیننس ختم ہو چکا ہے ـــــ ہماری نظر سے اصل خبر نہیں گزری اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ خبر کا متن کیا تھا۔ لیکن ہمیں سو فیصد یقین ہے کہ وہ خبر قادیانیوں نے پاکستان کے مسلمانوں اور حکومت کا امتحان لینے کیلئے خود شائع کرائی تھی اور ممکن ہے اس خبر کی اشاعت پر ترقی پسند صحافیوں کے آگے کچھ تر لقمہ بھی ڈالا گیا ہو۔

خبر کی اشاعت کے فوراً بعد انہوں نے اذانوں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جس پر وزارت مذہبی امور کی طرف سے یہ تردیدی خبر شائع ہوئی۔

"وزارت مذہبی امور نے بعض اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کی تردید کی ہے جس میں سرکاری ذرائع سے یہ کہا گیا ہے کہ مارشل لاء کے خاتمے کے ساتھ ہی قادیانیوں پر اذان دینے کی پابندی اب برقرار نہیں رہی ہے۔ ترجمان نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ مندرجہ بالا پابندی تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸۔ بی اور ۲۹۸۔ سی کے تحت لگائی گئی تھی جو کہ بدستور نافذ العمل ہے" (جنگ کراچی ۸ر جنوری ۱۹۸۶ء)

وزارت مذہبی امور کی اس وضاحت کے بعد کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کہ یہ قانون اب بھی جاری ہے۔ اور قادیانیوں کو اپنی ناپاک اور گندی زبانوں سے اذان کے پاک کلموں کا استعمال کرنے کا قطعاً کوئی حق نہیں ہے۔ لیکن ڈیرہ غازیخان سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی راہنما صوفی اللہ وسایا صاحب کا ایک بیان لاہور جنگ میں شائع ہوا جس میں انکشاف کیا گیا ہے کہ ڈیرہ غازیخان اور اس کے گرد و نواح میں قادیانیوں نے اذانوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ بہاولپور سے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اطلاع دی ہے کہ یہاں بھی یہ سلسلہ شروع ہو چکا ہے جس پر مسلمانوں میں شدید ردعمل پایا جاتا ہے۔ اور بہاولپور کے مسلمان زبردست احتجاج کر رہے ہیں۔

اندرون سندھ کے بعض مقامات سے بھی اسی قسم کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

ہم ان کالموں میں کئی مرتبہ ان خیالات کا اظہار کر چکے ہیں کہ قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات کا استعمال کرنے کا قطعاً حق نہیں ہے لیکن یہ جو کہاوت ہے کہ "لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے" قادیانیوں پر صادق آتی ہے ـــــ قادیانی اسلامی اصطلاحات کا استعمال کر کے امت مسلمہ کو دعوت مبارزت دے رہے ہیں شاید وہ ۱۹۷۴ء کے واقعات کو بھول چکے ہیں ہم انہیں دو ٹوک اور واضح الفاظ میں یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ وہ ہوش کے ناخن لیں سوئے ہوئے شیروں کو نہ جگائیں یہ شیر اگر اس مرتبہ اٹھے تو کم از کم پاکستان میں تمہارے لئے کوئی جگہ نہیں ہوگی۔ ـــــ پھر نہ ہی کوئی ملک تمہیں بچا سکے گی اور نہ ہی تمہارا آقا انگریز تمہاری جان چھڑا سکے گا۔

عموماً دیکھا یہ گیا ہے کہ جس بستی یا شہر کے باغیرت مسلمان قادیانیوں کی اشتعال انگیزی کے سبب اٹھ کھڑے ہوتے ہیں تو پھر قادیانی بھیگی بلی بن کر جگہ جگہ رونا پیٹنا شروع کر دیتے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی تاثر دیتے ہیں کہ دیکھو ناجی ہم کلمہ پڑھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں ــــــ سارے کام مسلمانوں کے کرتے ہیں پھر بھی ہمارے ساتھ غلط سلوک کیا جا رہا ہے ــــــ جو سادہ لوح مسلمان قادیانیت کی اصلیت کو نہیں جانتے وہ ان کی رونی صورت دیکھ کر فریب کھا جاتے ہیں اور کہنے لگ جاتے ہیں کہ واقعی یہ کلمہ پڑھتے ہیں ــــــ واقعی یہ نماز پڑھتے ہیں ــــــ واقعی ان کے سارے کام مسلمانوں جیسے ہیں وغیرہ وغیرہ ــــــ ہم ایسے سادہ لوح مسلمان کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ ان کا کلمہ پڑھنا، نماز پڑھنا اور دوسری اسلامی اصطلاحات کا استعمال کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی تیتر کا شکاری شکار کرنے کیلئے جاتا ہے تو وہ یا تو تیتر کے انداز میں جا کر آواز نکالتا ہے یا تیتر کو پنجرے میں بند کر کے لیجاتا ہے۔ کسی ایک مقام پر جا کر جال بچھا دیتا ہے اور پھر تیتر کے انداز میں آواز نکالنا شروع کر دیتا ہے جب وہاں پر موجود تیتر اس کی آواز سنتا ہے تو وہ یہ سمجھ کر کہ یہاں کوئی میرا ہمجنس موجود ہے دوڑتا ہوا آتا ہے اور آتے ہی جال میں پھنس جاتا ہے یا پھر وہ پنجرے میں بند تیتر کو کسی مقام پر رکھ کر اس کے ساتھ ہی دام بچھا دیتا ہے جوں ہی پنجرے والا تیتر بولنا شروع کرتا ہے تو وہاں پر موجود تیتر اس کی آواز پر لپکتے ہیں وہاں پہنچتے ہی دام میں پھنس جاتے ہیں ــــــ قادیانیوں کی مثال بھی تیتر کے شکاری کی طرح ہے یہ کلمہ اور نماز وغیرہ اس لئے پڑھتے ہیں تاکہ مسلمان انہیں دیکھ کر دھوکہ کھائیں اور پھر قادیان کی جھوٹی نبوت کے دام میں پھنس جائیں ــــــ ان کا اصل علاج یہ ہے کہ رد قادیانیت پر مجلس تحفظ ختم نبوت نے جو لٹریچر شائع کیا ہے اس کا مطالعہ کریں اور جو حوالے اس لٹریچر میں موجود ہیں وہ قادیانیوں سے پوچھیں ــــــ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ قادیانیوں کے پاس ان حوالوں کا کوئی جواب نہیں ہے۔

ابھی پچھلے دنوں ایک قادیانی سے ہماری گفتگو ہوئی ہم نے ان سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تمہارا کیا عقیدہ ہے تو اس نے حضورؐ کی تعریفوں کے پل باندھنے شروع کر دیئے ہم نے اسے مشہور مرزائی شاعر کے یہ شعر سنائے ؎

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں! اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

اور بتایا کہ یہ اشعار مرزائی شاعر نے مرزا قادیانی کو سنائے تو اس نے خوش ہو کر جزاکم اللہ کہا ــــــ ہم نے اس سے کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہو تمہارے بڑوں کا یہ عقیدہ تھا کہ مرزا قادیانی نعوذ باللہ مرتبے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھا ہوا تھا آخر! آپ کے پاس اس کا کیا جواب ہے! تو اس نے فوراً کہا کہ " ان اشعار کی تردید آ گئی ہے " ہم نے اس سے کہا کہ تمہارے نبی نے جس قصیدے کی تحسین کی ہو اور شاعر کو منع بھی نہ کیا ہو اس کی تردید کیسے ہو سکتی ہے یہ سراسر غلط بیانی ہے تو اس نے کہا کہ " اچھا میں اپنے مربی سے پوچھ کر بتاؤں گا " وہ دن اور آج کا دن ــــــ اس نے کوئی جواب نہیں دیا، تردید ہو تو جواب دے ــــــ قادیانیوں کے پاس ان حوالوں کا کوئی جواب نہیں ہے۔

اس لئے قادیانی جو بھی مسلمانوں والے کام کرتے ہیں یہ محض مسلمانوں کو اپنے دام میں پھانسنے کے لئے کرتے ہیں ــــــ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ان کے دھوکے میں نہ آئیں۔

دراصل قادیانی جس جارحیت اور اشتعال انگیزی کے مرتکب ہو رہے ہیں وہ حکومت کی سرد مہری، کچھ مسلمان افسروں کی بے حسی یا بے غیرتی اور کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی افسروں کی پشت پناہی حاصل ہونے کی وجہ سے کر رہے ہیں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان جو تمام مکاتب فکر کی نمائندہ تنظیم ہے ایک عرصے سے کلیدی عہدوں سے برطرفی کا مطالبہ کر رہی ہے لیکن ہمارے حکمران کرسی کے نشے میں اتنے بدمست ہیں کہ انہیں اس عوامی مطالبہ کا کوئی احساس نہیں۔ قادیانی اشتعال انگیزی کر رہے ہیں انہیں کوئی فکر نہیں، اسلامی اصطلاحات کا استعمال ہو رہا ہے انہیں کچھ خیال نہیں ــــــ ہم ایک بار پھر حکمرانوں کو متوجہ کرتے ہیں کہ وہ عوام کے جذبات کا خیال کریں اور ان مار آستین قادیانیوں سے ملک کو بچائیں

خصائلِ نبوی ۲

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گزر اوقات کا ذکر!

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری ؒ

حدثنا محمد بن اسمٰعیل حدثنا آدم بن ابی ایاس حدثنا شیبان ابو معٰویۃ حدثنا عبد الملک بن عمیر عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن عن ابی ھریرۃ قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ساعۃ لا یخرج فیھا ولا یلقاہ فیھا احد فاتاہ ابوبکر فقال ما جاء بک یا ابا بکر فقال خرجت القیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانظر فی وجھہ والتسلیم علیہ فلم یلبث ان جاء عمر فقال ما جاء بک یا عمر قال الجوع یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا قد وجدت بعض ذلک فانطلقوا الیٰ منزل ابی الھیثم ابن التیھان الانصاری وکان رجلاً کثیر النخل والشجر والشاء ولم یکن لہٗ خدم فلم یجدوہ فقالوا لامراتہ این صاحبک فقالت انطلق یستعذب لنا الماء فلم یلبثوا ان جاء ابو الھیثم بقربۃ یزعبھا فوضعھا ثم جاء یلتزم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویفدیہ بابیہ وامہ ثم انطلق بھم الیٰ حدیقتہ فبسط لھم بساطا ثم انطلق الی النخلۃ فجاء بقنو فوضع فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افلا تنقیت لنا من رطبہ ......الخ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت دولت خانہ سے باہر تشریف لائے کہ اس وقت نہ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ باہر تشریف لانے کی تھی نہ کوئی شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت دولت خانہ پر حاضر ہوتا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی باہر تشریف آوری پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضؓ سے خلاف معمول بے وقت آنے کا سبب دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ جمال جہاں آرا کی زیارت اور سلام کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمال تناسب کی وجہ سے تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر خلاف عادت باہر تشریف آوری کی نوبت آئی تو اس یک جان دو قالب پر اس کا اثر ہوا۔ (بندہ کے نزدیک یہی وجہ اولیٰ ہے اور یہی کمال تناسب بڑی وجہ ہے۔ نبوی دور کے ساتھ خلافت صدیقیہ کے اتصال کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اگر کوئی دوسرا خلیفہ ہوتا تو مناسبت تامہ نہ ہونے کی وجہ سے وقتی احکام میں کچھ تغیر ضرور ہوتا اور صحابہ کرام کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق کے ساتھ یہ دوسرا مرحلہ کہ رنج وملال کو ناقابل برداشت بنانے والا ہوتا۔ بخلاف حضرت صدیق اکبر رضؓ کے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی درجہ اتصال اور قلبی یک جہتی تھی کہ جن مواقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل تھا وہی اکثر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا بھی تھا۔ چنانچہ حدیبیہ کا قصہ مشہور ہے جس کا ذکر "حکایات صحابہ" میں بھی گزر چکا ہے۔ مسلمانوں نے نہایت دب کر ایسی شرائط پر کفار سے صلح کی تھی کہ بعض صحابہ رضؓ اس کا تحمل بھی نہ کرسکے۔ اور حضرت عمر رضؓ نہایت جوش میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ اللہ تعالیٰ کے برحق نبی نہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک (ہوں) حضرت عمرؓ: کیا ہم حق پر اور دشمن باطل پر نہیں ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم: بیشک۔ حضرت عمر رضؓ: پھر ہم کو دین کے بارے میں یہ ذلت کیوں دی جا رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم: میں اللہ کا رسول ہوں اور اس کی نافرمانی نہیں کرسکتا وہی میرا مددگار ہے۔ حضرت عمر رضؓ: کیا آپ نے ہم سے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم مکہ جائیں گے اور طواف کریں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم: بیشک۔ لیکن کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اسی سال مکہ میں جائیں گے۔ حضرت عمر رضؓ: نہیں یہ تو نہیں کہا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم: بس تو مکہ میں ضرور جائے گا۔ اور طواف کرے گا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضؓ اسی جوش میں حضرت ابوبکر رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے ابوبکر رضؓ کیا یہ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی نہیں ہیں؟ حضرت ابوبکر رضؓ: بیشک۔ حضرت عمر رضؓ: کیا ہم حق پر اور دشمن باطل پر نہیں ہے؟ حضرت ابوبکر رضؓ: بیشک۔ حضرت عمر رضؓ: پھر دین کے بارے میں ہم ذلت کیوں دیئے جا رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضؓ: اے آدمی یہ بلا تردد سچے رسول ہیں اور اللہ کی ذرا بھی نافرمانی کرنے والے نہیں ہیں وہی ان کا مددگار ہے تو ان کی رکاب کو مضبوط پکڑے رہ۔ حضرت عمر رضؓ: کیا انہوں نے ہم سے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم مکہ جائیں گے۔ اور طواف کریں گے۔ حضرت ابوبکر رضؓ: کیا تجھ سے یہ بھی وعدہ فرمایا تھا کہ اسی سال جائیں گے۔ حضرت عمر رضؓ: نہیں یہ تو نہیں فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر رضؓ: تو مکہ میں جائے گا اور طواف کرے گا

باقی ص ۲۷ پر

لالچ بُری بلا ہے

عبدالماجد شبیری شہیدی

جو کام انسان اخلاص سے کرتا، اللہ کے ہاں وہ قبول ہوتا ہے اور جو کام لالچ یا کسی اور دنیوی غرض سے کرتا ہے وہ قبول نہیں ہوتا خواہ وہ بظاہر کتنا ہی نیک کام ہو۔"

بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا اس نے سُن پایا کہ فلانی جگہ ایک درخت ہے کہ لوگ اس کی پرستش کرتے ہیں۔ عابد غصہ میں آیا اور تبر کاندھے پر رکھی اور چلا تاکہ اس درخت کو کاٹ ڈالے۔ اثنائے راہ میں شیطان ایک بوڑھے کی صورت میں ملا اور پوچھا کہ تو کہاں جا رہا ہے۔ اس نے کہا فلاں درخت کو کاٹنے جاتا ہوں۔ ابلیس بولا تو جا خدا کی عبادت کر وہ تیرے واسطے اس کام سے بہتر ہے عابد بولا میں ہرگز نہ جاؤں گا۔ یہی میری عبادت ہے۔ ابلیس نے کہا تجھے جانے نہ دوں گا اور عابد سے لڑنے لگا۔ عابد ابلیس کو زمین پر پٹک کر اس کی چھاتی پر سوار ہوا تب ابلیس بولا میں ایک بات کہتا ہوں۔ عابد نے توقف کیا تب ابلیس نے کہا اے عابد خدا کے ہزاروں پیغمبر ہوتے ہیں۔ اگر خدا کو اس درخت کا اکھیڑنا منظور ہوتا تو ان پیغمبروں کو حکم دیتا اور تجھ کو بھی حکم نہیں دیا۔ یہ کام مت کر۔ عابد نے کہا ضرور کروں گا۔ تب ابلیس نے کہا تجھے جانے نہ دوں گا پھر دونوں لڑنے لگے۔ دوسری بار بھی عابد نے ابلیس کو پچھاڑا۔ ابلیس نے کہا چھوڑ دے میں اور ایک بات کہتا ہوں اگر پسند نہ آئے تو اس وقت جو تیرا جی چاہے وہ کر۔ عابد نے ہاتھ کھینچ لیا۔ ابلیس نے کہا اے عابد تو درویش ہے اور لوگوں سے تیری معاش ملتی ہے۔ اور اگر تیرے پاس پیسے ہوں اور تو اس کو اپنے کام میں خرچ کرے اور دوسرے عابدوں کو کچھ احسان دلفقر دے تو درخت کاٹنے سے کہیں بہتر ہے کیونکہ جو بت پرست ہیں وہ دوسرا درخت لگا لیں گے اور ان کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔ اس خیال سے باز آ۔ اور میں ہر صبح تیرے بچھونے کے نیچے دو دینار رکھا کروں گا۔ عابد نے خیال کیا کہ ابلیس سچ کہتا ہے کہ ان دیناروں ایک دینار اپنے کام میں اور دوسرا اور حاجتمندوں کے لئے رکھوں گا۔ یہ کام درخت اکھیڑنے سے بہتر ہوگا کیونکہ مجھے حکم نہیں ہوا۔ اور میں پیغمبر نہیں ہوں جو مجھ پر یہ کام واجب ہوتا۔ غرض اسی خیال سے وہ اپنے گھر آیا۔ دوسرے تیسرے دن اس کو دینار ملے۔ پھر ہولا ہوا جو میں نے درخت کو نہ کاٹا۔ چوتھے دن جو کچھ نہ پایا تو غصے میں آکر تبر اٹھا کر چلا۔ ابلیس نے سامنے سے آکر پوچھا تو کہاں جاتا ہے۔ کہا درخت کو کاٹنے جاتا ہوں۔ بولا جھوٹ بولتا ہے۔ واللہ تو درخت کو نہیں کاٹ سکے گا۔ دونوں لڑنے لگے ابلیس نے عابد کو زمین پر پچھاڑا اور وہ اب اس کے سامنے چڑیا جیسا تھا۔ ابلیس نے کہا چلا جا نہیں تو ابھی تیرا سر کاٹ

باقی ص ۲۶ پر

بری عادتیں

عبد الصمد صارم الازہری

جُوا

یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر و منافع للناس و اثمھما اکبر من نفعھما پ۲ بقرہ ۲۰ ع

"تجھ سے وہ لوگ (اے محمدؐ) شراب اور جوئے کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دے ان دونوں میں بڑا گناہ ہے ان کے کچھ فائدے بھی ہیں مگر ان کے فائدے سے نقصان بڑھا ہوا ہے"

جوا اور شراب اگرچہ وقتی کچھ فائدے پہنچاتے ہیں مگر نقصانات دونوں کے بہت زیادہ ہیں ان سے اخلاق فاسد ہوتے ہیں خود غرضی پیدا ہوتی ہے جھگڑے فساد برپا ہوتے ہیں۔ بے کاری کی عادت پڑتی ہے۔ اس لئے یہ دونوں چیزیں شریعت اسلامی میں قطعاً حرام ہیں۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ۔ پ۷ المائدہ ۵، ۱۲ ع

"اے ایمان والو شراب، جوا، بت، پانسے سب شیطان کے گندے کام ہیں۔ ان سے بچو تاکہ نجات پاؤ شیطان چاہتا ہے کہ شراب اور جوا کے ذریعے تم میں دشمنی اور کینہ پھیلائے"۔

اب یورپ کے عقلا بھی شراب کی مذمت کرنے لگے ہیں جوئے کو بھی وہاں کے اچھے آدمی پسند نہیں کرتے۔ بعض روشن خیال حضرات کہا کرتے تھے کہ اسلام نے شراب جیسی چیز کو کیوں حرام کر دیا جس کو یورپ والے پسند کرتے ہیں مگر آج وہ خاموش ہیں۔

جھوٹ

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔ پ۱۷۔ الحج ۴۔ ع

"بچو جھوٹ بولنے سے"

باقی ص ۲۷ پر

اسلام میں جانوروں کے ساتھ سلوک

ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی (مرحوم)
ترجمہ مولوی حشمت اللہ ندوی۔

ارشاد ربانی ہے۔

وما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم۔

اور جتنے قسم کے جاندار زمین پر چلنے والے ہیں اور جتنے قسم کے پرندے ہیں کہ اپنے دونوں بازوؤں سے اڑجاتے ہیں ان میں سے کوئی قسم ایسی نہیں جو کہ تمہاری طرح کے گروہ نہ ہوں۔

چنانچہ وہ بھی انسان کی طرح رحم وکرم اور ہمدردی کے مستحق ہیں ارشاد نبوی ہے۔ رحم کرنے والے پر رحمٰن بھی رحم کرتا ہے ایک دوسری جگہ ارشاد ہے۔ جسے ہمدردی کا جذبہ عطا کیا گیا۔ اسے دنیا وآخرت کی بھلائی مل گئی یہی نہیں بلکہ جانور پر رحم کرنے کے نتیجہ میں ایک شخص کی مغفرت ہوگئی اس کا مختصر قصہ حدیث میں اس طرح وارد ہوا ہے کہ ایک شخص کہ حالت سفر راستہ چل رہا تھا کہ اچانک اسے شدید پیاس لگی اسے اچانک ایک کنواں نظر آیا اس میں اتر کے اس نے پانی پیا اور پھر نکل آیا اس نے دیکھا کہ ایک کتا زبان نکالے ہانپ رہا ہے اور پیاس کی شدت کی وجہ سے تر مٹی چاٹ رہا ہے اس شخص نے سوچا کہ پیاس کی شدت کی وجہ سے اس کتے کا وہی حال ہو رہا ہے جو اس سے پہلے میرا حال تھا وہ پھر کنویں میں اترا اور موزہ پانی سے بھر لیا۔ اور اس کو اپنے ہاتھوں سے تھام لیا۔ اور باہر آکر اس نے کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کا عمل بہت پسند آیا کہ اس کی مغفرت فرمادی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا جانوروں میں بھی ہمارے لیئے اجر وثواب ہے؟ آپ نے فرمایا ہر جاندار میں تمہارے لیئے اجر ہے۔

اس کے برعکس جانوروں پر ظلم کرنا اور انہیں ستانا عذاب کا باعث بنتا ہے۔ ایک عورت صرف اس لیئے جہنم میں داخل ہوئی۔ کہ اس نے ایک بلی کو بھوکا پیاسا رکھا۔ اور اسے کھانے پینے کی آزادی نہ دی۔ شریعت اسلامی کی طرح جانوروں کے ساتھ نرمی اور ہمدردی کا سلوک کرنے کی تعلیم دیتی ہے اور اس کے لیئے قوانین وضع کرتی ہے۔ چنانچہ اگر کوئی جانور کھڑا ہو تو اس کی پیٹھ پر دیر تک سوار رہنے سے منع کیا گیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے۔ تم اپنے جانوروں کی پیٹھ کو کرسی مت بناؤ اسی طرح کسی جانور کو بھوکا رکھنا اور اسے کمزور اور لاغر بنا دینا بھی منع ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ کو دیکھا جس کا پیٹ پیٹھ سے لگ گیا تھا تو آپ نے فرمایا۔ ان بے زبان جانوروں کے سلسلے میں تم اللہ سے ڈرو صحیح سالم ہونے کی حالت میں ان پر سواری کرو۔ اور ایسی ہی حالت میں انہیں کھاؤ جانوروں پر ناقابل حد تک بوجھ ڈالنا بھی درست نہیں ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ نظر آیا۔ جب آپ کی نگاہ اس پر پڑی تو وہ بلبلانے لگا۔ اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ آپ اس کے پاس تشریف لے آئے اور اپنے دست مبارک سے اس کے آنسو پونچھے پھر فرمایا اس اونٹ کا مالک کون ہے اس نے کہا اے اللہ کے رسول میں اس کا مالک ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اس جانور کے سلسلہ میں اللہ سے نہیں ڈرتے جس نے تم کو اس کا مالک بنایا ہے اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اسے مشقت میں مبتلا کرتے ہو۔

شکار میں جانور کو آلہ تفریح بنانا بھی حرام ہے حدیث نبوی میں ہے کہ اگر کسی نے بے فائدہ ایک گوریا کی جان ضائع کی تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے گی۔ کہ اے پروردگار فلاں شخص نے بے فائدہ میری جان لی۔ اس نے کوئی فائدہ حاصل کرنے کے لیئے مجھے نہیں مارا تھا۔ نشانہ بازی کی مشق کے لیئے کسی جانور کو ہدف کرنا ناجائز ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جس نے کسی ذی روح کو نشانہ بنایا۔ شریعت اسلامی نے جانوروں کو باہم لڑانے اور ان کے چہروں کو داغنے سے منع کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا گذر ایک گدھے کے پاس سے ہوا جس کے چہرے پر داغ تھا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت فرمائے جس نے اس کا چہرہ داغا ہے

حدیث نبوی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان فرض کیا ہے اگر تم قتل کرو تو قاعدہ سے قتل اور (کسی جانور کو) ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو ذبح کرنے والے کو اپنی چھری تیز کرلینی چاہیئے اور ذبیحہ کو آرام پہنچانا چاہیئے۔ یہی نہیں بلکہ چھری تیز کرلینے سے پہلے جانور کو ذبح کے لیئے لٹانا قساوت اور بے رحمی ہے جس کی شریعت اجازت نہیں دیتی ہے۔ ایک شخص نے ایک بکری کو ذبح کرنے کے لیئے لٹا دیا اور خود

باقی صفحہ ۳۶ پر

ناشکرا انسان

انجام کیا ہوا؟

عثمان اسد

اللہ پاک نے انسان کو پیدا کیا اور اس سے وعدہ لیا کہ میں ہی تیرا پیدا کرنے والا تجھے رزق و روزی دینے والا اور تیری ہر ضرورت کو پورا کرنے والا ہوں۔ بس تو میری ہی عبادت کر، میرا ہی کہا مان، میرے ہی حکم پر عمل کر، میرے ہی قانون کا پابند رہ، میرے انتظامات میں مداخلت نہ کر۔ میں نے جن چیزوں کو جس حال میں رکھا ہے، ان کو ویسا ہی رکھ۔ یہ ساری مخلوقات جو تیری نظروں کے سامنے اور نظروں سے اوجھل ہیں سب تیرے ہی لئے ہیں۔ یہی مخلوقات تجھے فائدہ پہنچانے میں لگی ہوئی ہیں۔ اگر تو انہیں چھیڑے گا ان میں تبدیلی لانے کی کوشش کرے گا تو نقصان اٹھائے گا۔ اس لئے کہ جتنی بھی چیزیں میں نے بنائی ہیں ان کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے وہ تمام کی تمام ایک قانون کے تحت چل رہی ہیں ایک چیز میں بھی ذرہ برابر تبدیلی ہوئی یا اپنے راستے سے ہٹی تو قانون میں گڑبڑ پیدا ہو جائے گی اور پورا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ اس لئے تو میری پیدا کی ہوئی تمام چیزوں کو امانت سمجھ، ان کی حفاظت کر اور ان سے جتنا بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اٹھا لے۔ اگر ان باتوں کی خلاف ورزی کرے گا تو دکھ اٹھائے گا۔ بزرگوں کی بھی یہی تاکید ہے کہ نعمتوں کی قدر کرو جو چیزیں اللہ نے بلا قیمت تمہیں دی ہیں۔ ان کی قیمت کو پہچانو۔ مگر انسان چونکہ ناشکرا ہے۔ اس لئے نعمت کی قدر، نعمت کے زوال کے بعد کرتا ہے۔ یعنی جب نعمت چھن جاتی ہے تو پچھتاتا ہے، روتا ہے اور جو بے قدری ہوئی ہے اس پر افسوس کرتا ہے۔ ان باتوں کو دھیان میں رکھئے اور دیکھئے کہ انسان اللہ کی کن کن نعمتوں کی بے قدری کر رہا ہے۔ ہوا کو لیجئے یہ اللہ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے صاف و شفاف ہوا سے پورے کرۂ ارض کو ڈھانپ رکھا ہے اور بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے جاندار کو اس کی مفت اور بلا طلب فراہمی کر رہا ہے۔ لیکن ناشکرا انسان قدم قدم پر اس ہوا کو مہلک گیسوں، دھوئیں کے بادلوں، راکٹوں سے خراب کر رہا ہے فضا کو آلودہ کر رہا ہے یہی حال پانی کا ہے۔ اللہ نے زمین کے ۷۰ فیصد رقبے پر پانی کر دیا۔ کیونکہ زندگی کا دار و مدار پانی پر ہے پانی ہی سے زندگی کی نشوونما ہے یعنی پانی کو حیات کا سرچشمہ کہہ کر اس کی حفاظت کا حکم دیا۔ اور انبیاء کے ذریعے یہ تعلیم دی کہ تم لوگوں کو چند دنوں تک ہی زمین پر رہنا ہے یہ تمہارے ہمیشہ ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے جس طرح تم کو میرے پاس آنا ہے اسی طرح ہر چیز میرے پاس آنے والی ہے جس طرح تم میری امانت ہو اور میرے احکام پر چلنا تمہارا فرض ہے۔ اسی طرح ہر ایک چیز جو تمہارے سامنے ہے وہ میری امانت ہے۔ اس امانت کو ضرورت کے مطابق استعمال کرنے کا تم کو حق دیا ہے۔ تم اس حق کو غلط استعمال کر سکتے ہو اور نہ تمہیں کرنا چاہیے مگر دیکھئے انسان نے کیا کیا۔ اس نے سمندروں کے پانی پر لکیریں کھینچ دیں اور سمندر کے پانی کو بھی میرا تیرا کہہ کر بانٹ لیا۔ اتنا پانی میرا، اتنا پانی تیرا کی رٹ لگا رہا ہے۔ حالانکہ پانی اس کا نہیں اللہ کا دیا ہوا ہے۔ اگر وہ بارش نہ برسائے تو پانی کہاں سے آئے گا۔ اور کس چیز کی تقسیم ہوگی۔ بارش زیادہ ہو گئی پانی سیلاب کی شکل اختیار کر گیا تو کس نے۔ کہنے کا مطلب یہ کہ جس چیز پر اس کا اختیار ہی نہیں اور کم و بیش کرنے کی طاقت نہیں ہے اس کی تقسیم کیوں۔ انسان اس غلط فہمی کا شکار ہو گیا ہے کہ اگر پانی کے ذخائر پر اس نے قبضہ کر لیا تو پانی اس کا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے پہاڑ، جنگل، میدان، ندی، نالے، نہریں سب کچھ بنائے اور فرمایا ان چیزوں کو جوں کا توں رکھو تو تمہارے ہی لئے فائدہ ہے مگر انسان نے حرص اور ہوس اور زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی خاطر پہاڑ اڑا دیئے، جنگلات کو صاف کر دیا۔ میدانوں کو رہائشی پلاٹ میں تبدیل کر دیا ندیوں پر بند باندھ کر اس کا بہاؤ روک دیا قسم قسم کے راکٹ اور سیارے چھوڑ کر فضا کو گندہ کر دیا۔ اس کا نتیجہ خود دیکھ رہا ہے کہ کن صورتوں میں نکل رہا ہے۔ بارش کم ہو گئی ہے اور ہر جگہ پانی کی شدید قلت ہے صنعتی یونٹ بنا دیئے گئے جن سے ندیوں کا پانی غلیظ اور ناقابل استعمال ہو گیا ہے خشک سالی، قحط اور بھوک نے انسان کو جکڑ لیا ہے۔ امراض پھیل رہے ہیں۔ اموات کی بھرمار ہے انسان کیلئے اس سے بڑھ کر تباہی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ دنیا کے ہر شہر میں ۳۰ فیصد آبادی کو اور دیہاتوں کی ۹۰ فیصد آبادی کو پینے کا صاف اور شفاف پانی میسر نہیں۔ یہ صرف ہوا اور پانی کو چھیڑنے کے نقصانات ہیں اسی پر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دوسری نعمتوں کو .... چھیڑنے کا

باقی ص ۳۶ پر

سوال ۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت اور مسجد سے باہر نکلتے ہوئے دعا کے بعد اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پڑھنا جائز ہے یا نہیں وضو کرتے ہوئے اور کھانے کے دوران سلام کا جواب دینا ضروری ہے یا نہیں جبکہ سلام کرنے والے کو مسئلہ معلوم نہ ہو وضو ہونے کی وجہ سے ناراضگی اور غلط فہمی ہو سکتی ہے۔

جواب :۔ وضو اور کھانے کے دوران سلام کا جواب دینا ضروری نہیں۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ کہا جائے

سوال :۔ وضو کے بعد آسمان کی طرف منہ کر کے کلمہ شہادت کا پڑھنا اور انگشت شہادت بلند کرنا احادیث مبارکہ سے ثابت ہے یا نہیں۔

جواب :۔ مجھے تحقیق نہیں، آیت انا انزلنا پڑھنا جائز ہے

غصے کی حالت میں قسم

واہ کینٹ سے

میں نے اپنے ایک دوست کے ساتھ باتوں باتوں میں غصے کی حالت میں ایک قسم اٹھائی ہے جو یہ ہے۔ کہ آئندہ اگر میں نے تم کو گاڑی چلاتے ہوئے دیکھ لیا تو میں گاڑی کی سکرین توڑ دوں گا اگر نہ توڑ دوں تو مجھ پر میری بیوی طلاق ہو گی میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ اگر اس نے بطور ڈرائیور گاڑی چلائی تو گاڑی چلانے کی یہ قسم میں نے اس لئے اٹھائی کہ اس دوست کے پاس ڈرائیونگ لائسنس نہیں ہے۔ میرا یہ دوست مکینک کا کام کرتا ہے۔ اور یہ گاڑی وغیرہ کی بریک وغیرہ چیک کرنے کے لئے گاڑی چلانی پڑتی ہے میری قسم گاڑی ڈرائیوری پر چلانے کی تھی اور میرے دیکھنے کے بارے میں تھی ابھی تک میں نے اسے گاڑی چلاتے ہوئے نہیں دیکھا ہے اب اگر میں یہ قسم توڑ دوں تو کیا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟

جواب :۔ آپ نے جو قسم اٹھائی ہے۔ اس کو واپس نہیں لیا جا سکتا۔ اس لئے جب بھی آپ اپنے دوست کو گاڑی چلاتے ہوئے دیکھیں گے طلاق واقع ہو جائے گی۔ مگر پریشانی کی کوئی بات نہیں دوبارہ نکاح کر لینا۔

حلالہ

ایک صاحب

سوال :۔ کیا حلالہ جائز ہے یا ناجائز قرآن پاک و حدیث کی رو سے تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

جواب :۔ جب عورت کو مغلظ طلاق ہو جائے تو وہ طلاق دہندہ کے لئے اسی وقت حلال ہوتی ہے جب وہ کسی دوسری جگہ نکاح صحیح کر کے اس سے صحبت کرے، پھر وہ شوہر مر جائے۔ یا طلاق دیدے۔ اور اس کی عدت گذر جائے۔ یہ تو قرآن کریم کا مسئلہ ہے اور اس کے جواز پر کوئی شبہ نہیں لیکن اگر دوسرے شوہر سے اس شرط پر نکاح کیا جائے کہ وہ صحبت کے بعد طلاق دے دیگا تو فعل موجب لعنت ہے مگر اگر نکاح صحیح ہوا اور صحبت کے بعد طلاق دی تو بیوی پہلے کے لئے حلال ہو جائے گی۔

سوال :۔ میری والدہ کو میرے والد صاحب نے سوچ

آپ کے مسائل

سمجھ کر ۳ بار لفظ طلاق دہرا کر طلاق دی اور پھر حلالہ کر کے عدت گزرنے کے بعد نکاح کروا لیا حلالہ کو اس طرح ہے کہ ایک شخص کو پوری تفصیل سے آگاہ کر کے نکاح کے بعد طلاق دینے پر آمادہ کیا اس شخص نے نکاح کے دن بغیر ہم بستری کے اسی وقت دروازے کے قریب والدہ کے سامنے کھڑے ہو کر ۳ بار طلاق دے دی اور پھر عدت گزرنے کے بعد ہمارے والد نے ہماری ماں سے دوبارہ نکاح کروا لیا اور ایک ساتھ رہنے لگے۔

بغیر عمل کئے ہوئے بہشت کی آرزو کرنا گناہ۔ بغیر ادائے سنت کے امید شفاعت رکھنا محض غرور اور دھوکا۔ اور بغیر فرمانبرداری امید دار رحمت ہونا محض جہالت اور حماقت ہے۔ (حضرت معروف کرخیؒ)

وہ بنیاد جو کبھی ویران نہ ہو، عمل ہے۔ وہ تلخی جس کا آخر شیرینی ہو، صبر ہے۔ وہ شیرینی جس کا آخر تلخی ہو، شہوت ہے۔ وہ بیماری جو کہ علاج پذیر نہ ہو، ابلہی ہے۔ وہ بلا جس سے لوگوں کو بھاگنا چاہیے، عیش ہے۔ (حضرت معروف کرخیؒ)

درویشی یہ ہے کہ کسی چیز پر طمع نہ کرے، جب بے طلب کوئی لائے تو منع نہ کرے، اور جب لے لے تو جمع نہ کرے۔ (حضرت معروف کرخیؒ)

صاحب استقامت ہونا صاحب کرامت ہونے سے بہتر ہے، کیونکہ کرامت کو تمہارا نفس چاہتا ہے اور استقامت کو اللہ۔ (بوعلی جرجانیؒ)

حسد سے بچو کیونکہ آسمانوں میں سب سے پہلے اسی گناہ سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوئی (یعنی ابلیس نے حضرت آدمؑ سے حسد کیا) اور یہی وہ پہلا گناہ ہے جس سے زمین میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوئی (یعنی قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا)

(حضرت وہب بن منبہؒ)

جب کہ فرشتے تصویر والے گھر میں داخل نہیں ہوتے، تو خدا تعالیٰ تیرے قلب کے اندر کیونکر داخل ہوگا جبکہ اس میں سینکڑوں ہی مورتیں اور بت ہوتے

لیکن ہمارے بعض معزز رشتہ داروں کا قول ہے کہ یہ نکاح ناجائز ہے۔

جواب:۔ چونکہ اس واقعہ میں دوسرے شوہر نے صحبت نہیں کی۔ اس لئے عورت پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوئی حلالہ کی صحیح صورت اوپر لکھی جا چکی ہے۔

مسئلہ طلاق

ہم نے اپنی پانچ ماہ کی حاملہ بیوی کو غصے کی حالت میں طلاق دے دی اور ابھی تک رجوع نہیں کیا ہے اب جبکہ ولادت قریب ہے تو رجوع کی کیا صورت ہوگی برائے مہربانی درج ذیل مسائل کا حل بتا کر شکریہ کا موقع دیں۔

جواب:۔ اگر ایک طلاق ہی دی تھی تو وضع حمل سے پہلے رجوع ہو سکتا ہے۔

سوال:۔ طلاق دینے کے بعد بیوی کو اسکی ماں کے گھر بھیج دیا تھا طلاق کے بعد اس نے عدت نہیں گزاری اور نہ کسی پر یہ ظاہر کیا تھا کہ طلاق ہو گئی ہے۔ عدت نہ گزارنے کا گناہ کس پر عائد ہوتا ہے۔

جواب:۔ عدت گزارنے کا کوئی خاص طریقہ نہیں اس کو ماں کے گھر نہیں بھیجنا چاہیے تھا۔

سوال:۔ ولادت کے بعد رجوع کی کیا صورت ہوگی جبکہ ایک طلاق دی گئی ہو۔

جواب:۔ وضع حمل کے بعد رجوع نہیں ہو سکتا فریقین کی رضامندی سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔

سوال:۔ اس نافرمان عورت کو رکھنا جائز ہے جبکہ فتویٰ بھی دیا تھا کہ عدت گزارنا ضروری ہے مگر اس نے کہلوا دیا کہ میرا والد ایک مولوی سے پوچھ آیا ہے کہ حمل والی کو طلاق ہی نہیں ہوتی ہے۔ تو عدت کیسے گزاروں۔

جواب:۔ حمل میں طلاق ہو جاتی ہے اور وضع اس کی عدت ہے۔

سوال:۔ اگر وضع حمل کے بعد رجوع نہ کیا جائے تو کیا بچہ ماں کے پاس رہے گا کہ والد کے پاس اور اگر ماں کے پاس رہے گا تو کتنے عرصے تک ماں کے پاس رہے گا۔

جواب:۔ وضع حمل کے بعد رجوع نہیں ہو سکتا۔ دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے اگر نکاح نہ ہو تو بچہ ماں کے پاس رہے گا۔ شکریہ واللہ اعلم۔

نکاح کا مسئلہ

سوال:۔ میرے لڑکے نے بوجہ مجبوری تین چار دن تک اپنی نانی کا دودھ پیا ہے اس وقت نانی کی گود میں میری چھوٹی سالی جس کی عمر تین سال تھی میری دیگر سالی جو کہ میری زوجہ سے دو سال چھوٹی اور جس سالی نے دودھ پیا ہے اس سے تقریباً ۱۰ بارہ سال بڑی ہے اس کی لڑکی سے میں اپنے لڑکے کا عقد کر سکتا ہوں کہ نہیں؟

جواب:۔ آپ کے جس لڑکے نے اپنی نانی کا دودھ پیا ہے اسکی شادی اس کے کسی ماموں اور کسی خالہ کی لڑکی سے نہیں ہو سکتی۔ اس لئے سالی کی لڑکی سے اس کا رشتہ کرنے کا خیال چھوڑ دیجئے۔ واللہ اعلم۔

حیلۂ اسقاط

محمد ریاض عباسی

سوال:۔ ہمارے علاقے کے بعض دیہاتوں میں اگر کوئی آدمی فوت ہو جائے تو اس کا نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد مولوی اور لوگ ایک دائرہ کی صورت میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایک آدمی قرآن مجید ہاتھ میں رکھ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور تمام وہ لوگ جو دائرے میں کھڑے ہوتے ہیں وہ بھی اور امام بھی باری باری قرآن مجید کو ہاتھ لگاتے ہیں جبکہ قرآن مجید میں کچھ پیسے بھی رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ پیسے اسقاط کے ہیں اور یہ جو پورا عمل کرتے ہیں اس پورے عمل کو حیلۂ اسقاط کہتے ہیں کیا یہ حیلۂ اسقاط جائز ہے یا ناجائز ہے؟ یہ حیلۂ اسقاط کار ثواب ہے یا نہیں؟

جواب:۔ حیلۂ اسقاط جو عام طور سے رائج ہے اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں بلکہ محض بدعت ہے۔ واللہ اعلم۔

باقی ص ۲۴ پر

جمع کر رکھے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے سوا ہر چیز جو دل میں جا گزیں ہے تصویر اور بت ہے۔

(شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

گنہگاروں اپنی عادت، گناہ اپنا لباس، اور مخلوق سے گریز اپنا مقصود بنا لے اور اگر تجھ سے ہو سکے تو زمین میں سرنگ کھود کر اس میں بیٹھ جا۔ اور یہ عادت تیری اس وقت تک رہنی چاہیے کہ تیرا ایمان بالغ اور جوان ہو جائے۔ (شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

جب تک سطح زمین پر ایک شخص بھی ایسا رہے جسکا تیرے دل میں خوف ہو یا اس سے کسی قسم کی توقع ہو اس وقت تک تیرا ایمان کامل نہیں ہوا۔

(شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

حاسد مثل اس شخص کے ہے جو اپنے دشمن کو مارنے کے لئے پتھر پھینکے اور پتھر دشمن کو لگنے کی بجائے اس کی اپنی داہنی آنکھ پر لگے اور آنکھ پھوٹ جائے۔ اس سے اس کو اور غصہ آئے اور وہ پھر زور سے پتھر مارے اور اسی طرح اپنی دوسری آنکھ پھوڑ لے پتھر مارے اور سر توڑ ڈالے اسی طرح دشمن کی طرف پتھر پھینک پھینک کر آپ خود زخمی ہو، دشمن صحیح و سالم رہے اور مخالف دیکھ دیکھ کر ہنسیں۔ (امام غزالیؒ)

علم دین وہ ہے جو خدا تعالیٰ کا خوف زیادہ کرے ذاتی برائیوں سے واقف، خدا تعالیٰ کی عبادت کا شوق دل میں پیدا کرے، دنیا کی طرف سے ہٹائے دین کی طرف لگائے اور بُرے افعال سے مجتنب کرے۔

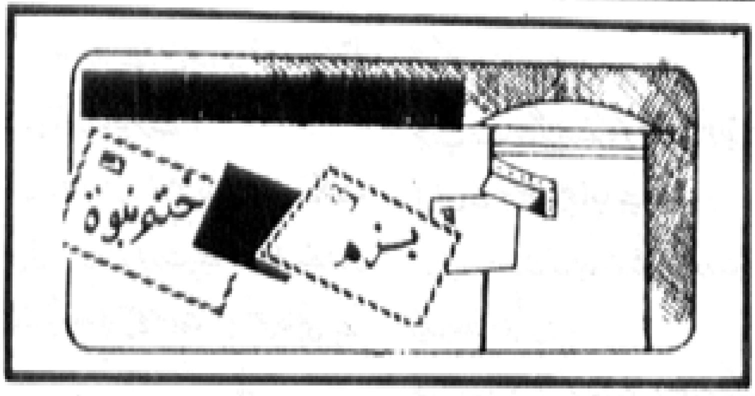

لندن سے حضرت مولانا محمد بلال پٹیل کا دعاؤں بھرا مکتوب

بعد اسلام مسنون عرض اینکہ بندہ الحمد اللہ آپ کی دعاؤں سے بخیر وعافیت لیل ونہار گذار رہا ہے۔ مزید عرض اینکہ حضرت والا کا پرچہ ختم نبوت انٹرنیشنل برابر پابندی سے موصول ہورہا ہے۔ یاد آوری وکرم فرمائی کا صمیم قلب سے شکر گذار ہوں۔ آپ کا رسالہ پرچہ بندہ خود اور میرے رفیق واحباب اچھی نظر سے دیکھتے اور بہت محظوظ ہوتے ہیں۔ ہم دل سے دعائیں کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی کاوشوں ومحنتوں کو قبول فرمائیں اور آپ کے تمام کاموں میں خیر وبرکت نصیب فرمادیں۔ ہر قسم کے مکاروفریب سے محفوظ فرماتے ہوئے مزید دن دوگنی رات چوگنی ترقیات کا ذریعہ بنادیں۔ اور پرچہ ختم نبوت انٹرنیشنل کو بے دینی، دہریت، بدعات، مرزائیت فرقہ باطلہ کے وجود کو ختم ہونے کا ذریعہ بنادیں۔ ایں دعاء از من وجملہ جہاں باد (آمین) کا رہائے خیر سے مطلع فرمادیں۔ دعاؤں میں فراموش نہ فرماویں۔ پرسان حال کو سلام مسنون۔

(فقط والسلام العاصی پرمعاصی محمد بلال پٹیل لندن)

گجرات سے ایک خط

جمعیت نوجوانان توحید وسنت ضلع گجرات کی طرف سے ہم جملہ اراکین آپ کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں کہ آپ کا جریدہ ہفت روزہ ختم نبوت باقاعدگی کے ساتھ ہمیں جناب چوہدری خلیل صاحب کی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت کی وساطت سے مل رہا ہے آپ کا رسالہ جو کہ تمام عالم اسلامی کے لیئے ایک مؤثر خصوصاً آج کل کے نوجوانوں کو قادیانی فتنہ بلکہ تمام مذاہب باطلہ سے روشناس کرا رہا ہے اور ان کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے اور ان کو بیخ کنی کرنے میں تمام رسائل سے آگے ہے

ہم آپ کے تمام ادارہ کو مبارک باد پیش کرتے ہیں خصوصاً مفتی پاکستان جناب مفتی ولی حسن صاحب اور مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی کو۔ اور دعاگو ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی اس سعی اور کوشش کو قبول فرمائے اور آپ کو مزید خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم آپ سے اپیل کرتے ہیں کہ گجرات میں چوہدری محمد خلیل صاحب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گجرات کو اپنا مستقل نمائندہ بنایا جائے۔ اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائی جاوے۔ آخر میں پھر ہم آپ کے تمام ادارہ جو کہ مولانا خان محمد صاحب کی صدارت میں کام کر رہا ہے۔ کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور اپیل کرتے ہیں کہ چوہدری محمد خلیل صاحب کو گجرات میں مستقل نمائندہ بنایا جائے۔

الحقر عبد السمیع واراکین جمعیت نوجوانان توحید وسنت ضلع گجرات۔

نوٹ ۔ چوہدری محمد خلیل صاحب تو گجرات میں ہمارے پہلے ہی سے مستقل نمائندے ہیں **ادارہ**

انتخابی فہرستیں اور قادیانی

قادیانیوں کی طرف سے نئی انتخابی فہرستوں میں اپنے نام غیر مسلم ووٹروں کی حیثیت سے درج نہ کرانے کا فیصلہ قادیانی آرڈیننس کی خلاف ورزی ہے ان کا یہ اقدام حکومت کے لیئے ایک چیلنج ہے۔ وہ ایک طرف تو پاکستانی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور دوسری طرف وہ ملکی قوانین کو قبول کرنے سے اور وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ خیال ہے کہ قادیانی انتخابی فہرستیں تیار کرنے والے عملہ کی ملی بھگت سے مسلمانوں کے ووٹروں کی فہرست میں اپنے نام درج کرانے کی کوشش کریں گے حکومت کا یہ اہم دینی فریضہ ہے کہ وہ اس کا مؤثر کا اقدام کرے اور قادیانیوں کی طرف سے آرڈی ننس کی مسلسل خلاف ورزیوں کا سختی کے ساتھ نوٹس لے۔ مسلمانوں کو بھی چاہیئے کہ وہ قادیانیوں پر پوری نظر رکھیں۔

(معاویۃ القاسمی کراچی)

مرزائی قادیانی کافر اور نجس العین ہیں

فتوی ا سرکار آیۃ اللہ العظمی میرزا احسن الحائری الاحقاقی۔ نزیل الکویت ......

آپ کی خدمت اقدس میں پہلی مرتبہ خط لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں اور وہ بھی اس وجہ سے کہ آپ کا انٹرنیشنل رسالہ ختم نبوت تمام تعصبات سے پاک ہے میں کافی عرصہ سے یہ عظیم معیاری رسالہ پڑھنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

کیونکہ سید سنی اور وہ گجر مسلک سے تعلق رکھنے

والے علماء کرام اور تمام مسلمان قادیانیوں کو غیر مسلم جانتے ہیں۔ اس لیے اپنے مسلک یعنی شیعوں کے بڑے مجتہد آیت اللہ العظمیٰ حسن احاری احقاقی صاحب کا فتویٰ ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ آپ اپنے مشہور و معروف رسالے ختم نبوت میں شائع فرما کر عظیم کارنامہ سرانجام دیں اور ہمیں شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں

فتویٰ یہ ہے

وہ فرقے نجس ہیں جو مسئلہ نبوت یا خاتم الانبیاء حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت یا خاتمیت کے منکر ہیں مثلاً بعض نے فرقے جو بعد میں دعویٰ نبوت کرنے والوں کی نبوت کے قائل ہیں۔ مثلاً قادیانی احکام الشیعہ مترجم اردو صفحہ ۲۲۸

ہمارے پیغمبر حضرت رسول اکرمؐ کی شریعت قیامت تک باقی ہے اور تمام سابقہ شرائع کے لیئے ناسخ ہے ان کے بعد نہ کوئی نبی بھیجا گیا ہے اور نہ بھیجا جائے گا بلکہ حضور کے بعد جو شخص بھی دعویٰ نبوت کرے گا۔ یا آسمانی کتاب رکھنے کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہے اور شریعت کے مطابق واجب القتل ہے

(سید محمد عون نقوی خیر پور میرس)

اندھیرے میں چمکتا ستارہ

ہفت روزہ ختم نبوت پڑھا پڑھنے کے بعد کافی دیر تک اسی کشمکش میں مبتلا رہا کہ آپ کو مبارکباد دوں یا نہ دوں اس لیئے کہ اگر آپ ختم نبوت کے لیئے کام کر رہے ہیں تو حضورؐ کے امتی اور مسلمان ہونے کے ناطے یہ آپ کا فرض ہے لیکن پھر خیال آیا کہ اس پر آشوب دور میں جبکہ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات میں قتل و غارت، پیار و محبت کم بچے پیدا کرنے۔ خواتین کی ہاکی ٹیم کو ملک سے باہر جا کر کھیلنے اور مرنے کے بعد آنکھوں کا عطیہ دینے کے غیر اسلامی فعل جیسے افعال کی اس مسلمان قوم کو دن رات ترغیب دی جا رہی ہے ایسے میں خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے لیئے اتنی جرأت و استقامت کے ساتھ محدود وسائل اور بے شمار دشواریوں اور مشکلات کے باوجود کام کرنا اور نبی آخر الزماںؐ کے نام لیواؤں کو قادیانیوں کے مکروہ گمراہ کن اور خطرناک عزائم سے آگاہ کرنا یقیناً مبارکباد اور حوصلہ افزائی کا مستحق ہے اس لیئے میں آپ کو ختم نبوت کے لیے کام کرنے کی عظیم سعادت حاصل ہونے پر تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہفت روزہ "ختم نبوت" کی مثال اندھیرے میں چمکتے ستارے کی مانند ہے۔

(حافظ محمد الیاس جنجھانی۔ کراچی)

پیغام

جانباز مرزا

ایک پیغام مسلماں کو سنانا ہے ابھی
یعنی ربوہ کو مسلمان بنانا ہے ابھی

یہ وطن پاک ہے، اے پاک وطن کے لوگو!
اس وطن پاک میں شیطان کا ٹھکانا ہے ابھی

ہے ابھی ڈھونڈھنا، اسلم کے لہو کو یارو!
اور قاتل کو سردار پہنچانا ہے ابھی

کس نے طاہر سے کہا، بھاگ چلو لندن کو
یہ بھی اک راز ہے، یہ راز بتانا ہے ابھی

دندناتے ہیں ابھی ختم نبوت کے رقیب
خون اس راہ میں اور بہانا ہے ابھی

جس کو لندن کے خداؤں نے کیا تھا روشن!
وہ دیا ہم نے بہر طور بجھانا ہے ابھی

یہ حقیقت ہے کہ باطل میں کوئی جان نہیں
ہاں مگر دیکھئے، یہ لاش جلانا ہے ابھی

اپنی ہمت کو جواں اور لہو تازہ کرو
ہم نے ایوان محمد کو سجانا ہے ابھی

کوئی مرزائی ترے بعد نہ باقی ہوگا
جو بخاریؒ سے کیا وعدہ نبھانا ہے ابھی

میرا نغمہ کبھی حالات کا محتاج نہیں
وقت نے چاہا تو یہ دار پہ گانا ہے ابھی

راہ میں ختم نبوت کے نہ سو جانا کبھی
ہم نے احسان شہیدوں کا چکانا ہے ابھی

ایک جانباز سے باطل کا بگڑتا کیا ہے
ہر مسلمان کو جانباز بنانا ہے ابھی

اکراہ فی الدین کی صحیح تفسیر

ایک وضاحت

۱۲ فروری ۱۹۸۵ء کے نوائے وقت میں محترم پروفیسر وارث میر صاحب نے اپنے مضمون "جدید اسلامی ریاست اور سیکولر ازم" کی آخری قسط میں آیت کریمہ لا اکراہ فی الدین کے شان نزول کے بارے میں علامہ جصاص ؒ کے حوالے سے تحریر فرمایا ہے کہ "یہ بعض انصار کے بیٹے کے سلسلے میں نازل ہوئی جو یہودی ہو گئے تھے اور ان کے باپ انہیں اسلام قبول کرنے پر مجبور کر رہے تھے۔" محترم پروفیسر ذی علم ذی احترام شخصیت ہیں۔ ان کی کسی بات پر گرفت کرنا اگرچہ "خطائے بزرگاں گرفتن خطا است" کے مترادف سمجھتا ہوں مگر ان کی مذکورہ تحریر کے خط کشیدہ الفاظ کاتب کی مہربانی یا خود ان کے تساہل کی وجہ سے اسلام کے ایک اہم قانون "ارتداد شرعی سزا قتل" کے بعینہ انکار کی راہ ہموار کرنے کا اندیشہ دلاتے ہیں۔ بنا بریں ضروری وضاحت کر دینا مناسب سمجھا گیا۔

مندرجہ بالا عبارت سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی مسلمان کسی وجہ سے دین اسلام کو خیر باد کہہ کر کسی اور مذہب کی آغوش میں چلا جائے تو آیت لا اکراہ فی الدین کے بیان کردہ شان نزول کے پیش نظر اسے دوبارہ اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ گویا اس طرح جدید اسلامی ریاست کو ایک سیکولر اسٹیٹ کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سوئے ظن معاف! اگر محترم پروفیسر صاحب کا یہی مقصد ہے تو یہ ایک خطرناک کوشش ہے۔ اور آنجناب کا یہ اجتہاد نصوص شرعیہ قطعیہ اور ارشادات نبویہ کے اجماعی فیصلوں سے متعارض اور فقہائے اسلام کی بین اور متفقہ تصریحات سے متصادم ہے۔

قتل مرتد کے مسئلہ پر مسلمانوں کی چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ میں کبھی بھی کسی فقیہ اور مجتہد نے دوسری رائے قائم نہیں کی بلکہ امت کے اہل حل و عقد کا اس پر اجماع چلا آیا ہے کہ اگر امت مسلمہ کا کوئی فرد کسی دوسرے دین کو قبول کرتا ہے تو اسے دوبارہ اسلام قبول کرنے کی دعوت دی جائے، پھر بھی انکار کرے تو اس شر البریہ کے وجود ہی سے اسلامی معاشرے کو پاک کر دیا جائے۔

ہاں یہ ضرور ہے کہ اسلام جبراً کسی غیر مسلم کو اپنی دعوت قبول کرنے پر مجبور نہیں کرتا۔ اسی بنا پر اسلام کافروں سے جزیہ وصول کرنے کے بعد اسلامی سوسائٹی میں غیر مسلم ذمی رعایا کی حیثیت سے انہیں زندہ رہنے کے تمام حقوق فراہم کرتا ہے اور یہی مطلب ہے لا اکراہ فی الدین کا۔ علامہ ابوبکر جصاص رازی ؒ نے بھی آیت کا جو شان نزول بیان کیا ہے۔ اس کا مطلب بھی یہی ہے۔ جسے سمجھنے یا ترجمہ کرنے میں پروفیسر موصوف سے سہو ہوا ہے۔

امام جصاص ؒ کی اصل عبارت احکام القرآن ص ۴۳۹ پر اس طرح ہے انہا نزلت فی بعض اَبناء الانصار کانوا یہوداً فاراد آباؤہم اکراہہم علی الاسلام کہا گیا ہے کہ یہ آیت بعض انصار کے بیٹوں کے سلسلے میں نازل ہوئی جو یہودی تھے اور ان کے باپ انہیں اسلام قبول کرنے پر مجبور کر رہے تھے "کانوا یہوداً" کے خط کشیدہ الفاظ قابل غور ہیں کانوا ماضی استمراری ہے۔ جس کا مطلب ظاہر ہے کہ انصار کے یہ بیٹے پہلے یہودی چلے آ رہے تھے جنہیں ان کے آباء اسلام قبول کرنے پر مجبور کر رہے تھے جس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ انصاری بیٹے اسلام قبول کرنے کے بعد یہودی ہو گئے تھے۔ جیسا کہ پروفیسر صاحب کی تحریر سے واضح ہوتا ہے۔ اور اس کی تائید کہ یہ ابناء انصار پہلے سے یہودی تھے۔ ابن جریر، تفسیر ابن کثیر، درمنثور کی بعض دوسری روایات سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ درمنثور ج ۱ ص ۳۲۹ پر علامہ سیوطی ؒ ابن عباس ؓ کے حوالے سے آیت مذکورہ کے شان نزول کے سلسلے میں فرماتے ہیں کہ انصار کی جو عورت ایسی ہوتی کہ اس کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو تو وہ یہ نذر مانتی تھی کہ اگر اس کا بچہ زندہ رہا تو وہ اسے یہودی بنا دے گی۔ پھر جب اسلام آیا اور بنو نضیر (یہودی قبیلہ) کو جلاوطن کیا گیا تو انصار کے یہ یہودی بیٹے بھی ان کے ساتھ تھے۔ انصار کہنے لگے کہ ہم تو اپنے بیٹوں کو نہیں چھوڑیں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

دوسری روایت یہ بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے انصار کے سوال پر سکوت فرمایا۔ جب آیت لا اکراہ فی الدین نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے ساتھیوں کو اختیار دیا گیا ہے اگر وہ تمہیں اختیار کر لیں یعنی اسلام قبول کر لیں تو وہ تم میں سے ہیں اور اگر وہ انہیں اختیار کریں تو وہ انہی میں سے متصور ہوں گے اور ان کے ساتھ ہی جلاوطن کیے جائیں گے۔

ابن جریر طبری اور حافظ ابن کثیر ؒ نے اپنی تفاسیر میں آیۃ زیر بحث کے شان نزول کے تحت لکھا ہے کہ یہ آیت حصین انصاری ؓ کے بارے میں نازل ہوئی۔ حضرت حصین انصاری کے دو بیٹے عیسائی تھے۔ ایک روز حضرت حصین انصاری نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میرے بیٹوں کا نصرانی ہونا گراں گزرتا ہے۔ اگر حضور ﷺ اجازت دیں تو میں انہیں اسلام پر مجبور کر دوں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یعنی کسی کو اسلام میں داخل ہونے کے لیے جبر اور زبردستی نہ کرو۔ ہم نے ہدایت اور ضلالت کا فرق واضح کر دیا ہے۔ ان لوگوں کو اختیار ہے جس کا جی چاہے ایمان لائے اور جس کا جی چاہے کفر کرے۔

بہرحال ان روشن تصریحات سے یہ بات واضح ہے کہ یہ ابناء انصار قبل از اسلام یہودی و نصرانی تھے۔ جن کے بارے میں یہ آیت لا اکراہ فی الدین نازل ہوئی۔ رہا وہ شخص جو اسلام قبول کر لینے کے بعد پھر مرتد ہو جائے تو ایسے شخص کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرے۔ اگر وہ سمجھانے کے باوجود انکار ہی کرتا چلا جائے تو صحیح اسلامی ریاست میں ایسے شخص کا وجود ناقابل برداشت ہے۔ ایسے شخص کے لیے پیغمبر کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ من بدل

باقی ص ۲۶ پر

خلیفہ قادیان

فرانس کے سینما گھر میں

مولانا تاج محمد صاحب مدرس دارالعلوم ...

خلیفہ ثانی قادیان مرزا محمود احمد ۱۹۲۴ء کے قریب قادیان سے انگلستان گئے۔ واپسی پر جب وہ فرانس آئے تو انہوں نے چوہدری ظفر اللہ خان سے جو ان کے ہمراہ تھے کہا کہ مجھے کوئی ایسی جگہ دکھاؤ جہاں یورپین سوسائٹی عریانی سے نظر آسکے۔ چوہدری ظفر اللہ خان اپنے پیر و مرشد کے حکم پر ان کو فرانس کے ایک سینما گھر لے گئے۔ جہاں ننگی عورتوں کا ناچ ہوا کرتا تھا۔

خلیفہ قادیان نے اپنے ایک خطبہ میں جو اخبار الفضل قادیان ۲۸ جنوری ۱۹۳۴ء میں شائع ہوا۔ میں فرانس میں سینما دیکھنے کا تذکرہ کیا۔ خلیفہ صاحب اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

"جب میں ولایت گیا تو مجھے خصوصیت سے یہ خیال تھا کہ یورپین سوسائٹی کا عیب والا حصہ بھی دیکھوں۔ مگر قیام انگلستان کے دوران مجھے اس کا موقعہ نہ ملا۔ واپسی پر جب ہم فرانس آئے تو میں نے چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب سے جو میرے ساتھ تھے۔ کہا کہ مجھے کوئی ایسی جگہ دکھائیں جہاں یورپین سوسائٹی عریانی سے نظر آسکے۔ وہ بھی فرانس سے واقف تو نہ تھے۔ مگر مجھے ایک اوپیرا میں لے گئے جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ اوپیرا سینما کو کہتے ہیں۔ چوہدری صاحب نے بتایا یہ اعلیٰ سوسائٹی کی جگہ ہے۔ جسے دیکھ کر آپ اندازہ کر سکتے ہیں۔ میری نظر چونکہ کمزور ہے۔ اس لیے دور کی چیز اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا۔ تھوڑی دیر کے بعد جو میں نے دیکھا تو ایسا معلوم ہوا کہ سینکڑوں عورتیں بیٹھی ہیں میں نے چوہدری صاحب سے کہا کہ کیا یہ ننگی ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ ننگی نہیں بلکہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ ننگی معلوم ہوتی تھیں۔ ...... اسی طرح ان لوگوں کے شام کی دعوتوں کے گاؤن ہوتے ہیں۔ نام تو ان کا بھی لباس ہے مگر اس سے جسم کا ہر حصہ ننگا نظر آتا ہے"

(مباحثہ راولپنڈی صفحہ ۸۹)

قادیانیوں کے دونوں فریقوں کے درمیان ۱۹۳۷ء میں راولپنڈی میں ایک تحریری مباحثہ ہوا۔ جو ۲۰ جون ۱۹۳۷ء سے ۲۶ جون ۱۹۳۷ء تک جاری رہا۔ بعد میں یہ مباحثہ دونوں فریقوں کے مشترکہ خرچہ سے "مباحثہ راولپنڈی" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہوا۔

قادیانی فریق کی طرف سے مولوی ابوالعطاء اللہ دتا جالندھری اور لاہوری فریق کی طرف سے مولوی عمر الدین شملوی مناظر تھے۔ لاہوری فریق کے مناظر نے اپنے پرچہ میں جو "بحث خلافت" پر تھا۔ خلیفہ قادیان کے فرانس جاکر عریاں سینما دیکھنے پر سختی سے اعتراض کیا کہ ایسا شخص (مرزا محمود احمد) کسی جماعت کا خلیفہ نہیں ہو سکتا جو سینما گھر جاکر ننگی میموں کا ناچ دیکھے۔ قادیانی مناظر اللہ دتا جالندھری نے اس کا جو جواب دیا وہ "مباحثہ راولپنڈی" کے صفحہ ۵۶ کے پیے گئے تھے۔ یا واقعی عریانی دیکھنے کا شوق تھا۔ بتائیے کیا کبھی مولوی نورالدین صاحب نے، حضرت ابوبکر صدیق نے، عمر فاروق نے یا عثمان یا حضرت علی نے بھی اس طرح کا علم حاصل کیا۔ یاد رکھیے ایسا علم حاصل کرنا سراسر گناہ عظیم ہے"۔

ملک الٰہی بخش صاحب سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی، لاہوری فریق سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے ایک کتاب "مرزا صاحب کی کہانی خلیفہ ربوہ کی زبانی" لکھی ہے۔ ملک صاحب نے اس کتاب کے صفحہ ۹۲ پر بھی خلیفہ صاحب کے فرانس جاکر سینما دیکھنے پر نفرت کا اظہار کیا ہے۔ ملک صاحب اپنے الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں۔

پر ان الفاظ میں درج ہے۔

"ننگی میموں کا ناچ دیکھا کرتے تھے محض جھوٹ ہے۔ ہاں اگر علمی اغراض سے سینما دیکھا جائے۔ اور اس میں اگر بغیر علم کے ایسا ناچ آجائے تو کیا اسے بند کرکے اٹھ آنا جرم ہے"

لاہوری فریق کے مناظر نے اس کا جو جواب دیا وہ "مباحثہ راولپنڈی" کے صفحہ ۹۰ پر ان الفاظ میں درج ہے "غور فرمائیے یہ (خلیفہ قادیان) ایک نیک غرض

"اگر اتفاقیہ کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو قابل گرفت نہیں۔ مگر عمداً دیکھنا حکم خداوندی کی نافرمانی اور معصیت ہے۔ خلیفہ صاحب نے ایک خطبہ میں ننگا ناچ دیکھنے کا ذکر کیا ہے۔ تو اس کے بعد ان کو یہ کہنے کا کیا حق حاصل ہو سکتا ہے کہ غیر عورتوں کی طرف دیکھنا گناہ ہے۔ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ جو کوئی اپنے رب کے سامنے محاسبہ اعمال کی نیت

باقی صفحہ ۲۵ پر

قادیانی وکیل کے بھونڈے اعتراضات کا
ستھرا جواب

تحریر: نور محمد قریشی ایڈووکیٹ

قسط ۲

آپ نے میرے ذاتی نقطۂ نظر سے کہ پاکستان میں اسلام کے خلاف کسی دوسرے مذہب کی تبلیغ کی اجازت نہیں ہونی چاہیے پر درج ذیل تبصرہ کیا ہے۔

"کیا اسلام کی بنیاد ایسے کمزور نظریات پر ہے کہ وہ مخالفانہ رائے سننا بھی برداشت نہیں کر سکتا"

جناب عالی! آپ کا تعلق قانون کے پیشہ سے ہے اور یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ کسی جرم میں اعانت کرنا بھی جرم ہی ہوتا ہے۔ اور مجرم کے ساتھ اعانت جرم کرنے والے کو بھی سزا ملتی ہے۔ اب یہ بات آپ کو معلوم ہے کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے تو پھر اس بات کی اجازت کس طرح دی جا سکتی ہے کہ کوئی شخص مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوشش کرتا رہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ جس طرح کچھ لوگوں کے نزدیک چوری کرنے پر چور کا ہاتھ کاٹنا اور زانی کو سنگسار کرنا وحشیانہ سزائیں ہیں۔ آپ کے نزدیک مرتد کی سزا قتل بھی وحشیانہ سزا ہو۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ جسٹس تنزیل الرحمٰن کی کتاب "مرتد کی سزا" کا مطالعہ فرمائیں۔ آپ کو نفع ہوگا۔

اس سے آگے آپ کا تبصرہ ہے

"..... عیسائیوں کا علیحدہ نام عیسائیوں نے نہیں رکھا بلکہ ان کے مخالف یہود نے رکھا ......"

آپ کی معلومات درست بھی ہوں تو یہ حقیقت ہے کہ عیسائیوں نے یہود کا رکھا ہوا نام قبول کر لیا۔ اب وہ خود کو عیسائی ہی کہتے ہیں۔ یہودی نہیں کہتے۔ اگر مرزا غلام احمد کے پیروکار، مسلمانوں کا رکھا ہوا نام "قادیانی" قبول کر لیں تو ہم خوش ہمارا خدا خوش۔ اس کے بعد آپ فرماتے ہیں۔

"احمدیت اسلام کے مقابلے میں ایک جداگانہ مذہب ہے۔ اس دعویٰ کی کوئی دلیل۔ کیا احمدی ارکان اسلام پر اعتقاد نہیں رکھتے وغیرہ وغیرہ؟"

یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ قادیانی ارکان اسلام کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔ البتہ جو بات مجھے معلوم ہے وہ یہ ہے

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (دوسرے لوگ کون؟ مسلمان۔ راقم) سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا چند مسائل میں ہے آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، حج، زکوٰۃ، غرض آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں اختلاف ہے۔"

(خطبہ جمعہ خلیفہ قادیان منقول از الفضل قادیان مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء)

مندرجہ بالا سطور کو پڑھنے کے بعد مجھے اس سے دلچسپی نہیں ہے کہ ارکان اسلام کے بارے میں قادیانی حضرات کے عقائد کیا ہیں۔ جو بات واضح ہے کہ اگر قادیانی نبی کے پیروکار مسلمان ہیں تو اس کی تکذیب کرنے والے مسلمان نہیں ہو سکتے لہٰذا ان کو چاہیے کہ وہ اپنے مذہب کا نام تبدیل کر لیں۔ لیکن کیا اس میں معقولیت ہے؟ کیا مسلمانوں سے یہ مطالبہ کرنا مناسب ہے؟

اس کے بعد آپ نے ایک جگہ تبصرہ فرمایا ہے۔

"احمدی نبوت کو کسی نسل سے لازم نہیں سمجھتے ہیں افسوس کہ جوش نفس کی وجہ سے ایسے الفاظ لکھے گئے ہیں۔"

جناب عالی! کسی بھی حقیقت کو منفی اور مثبت دو طرح سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً اگر مجھے یہ ثابت کرنا ہو کہ اس وقت دن ہے تو میرے لیے یہ کافی ہے کہ میں آپ کو سورج دکھا دوں اور یہ عرض بھی کر دوں کہ دیکھیے ستارے اس وقت نظر نہیں آرہے۔ چنانچہ اس حقیقت کو بھی میں دونوں طرح ہی ثابت کروں گا۔ میں ذیل میں سورۂ عنکبوت کی آیت ۲۶ کا ترجمہ نقل کرتا ہوں جو مرزا بشیر الدین محمود احمد نے کیا ہے۔

"اور ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب عطا کیے اور اس کی ذریت کے ساتھ نبوت اور کتاب مخصوص کر دی اور ہم نے اس کو دنیا میں بھی اجر بخشا اور آخرت میں بھی وہ نیک بندوں میں شامل ہوگا۔"

اسی آیت کا مولوی محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ درج ذیل ہے۔

"AND HE GRANTED HIM ISAAC AND JACOB AND MADE THE PROPHETHOOD AND BOOK IN HIS SEED ....."

آپ نے اس آیت کا اردو ترجمہ اور انگریزی ترجمہ کا مطالعہ فرما لیا ہے۔ دونوں مترجم ہی مرزا غلام احمد کے پیروکار ہیں جب اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ اس نے نبوت کو اولاد ابراہیم کے لیے مخصوص کر دیا ہے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ قادیانی کیا سمجھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی آپ یہ حقیقت بھی پیش نظر رکھیں کہ حضرت ابراہیم کے بعد نبی اکرم تک کوئی نبی اولاد ابراہیم سے باہر نہیں آیا۔ اگر آیا ہے تو آپ اس کا نام بتا دیجئے۔

جاری ہے

قادیانیوں کا عجیب استدلال اور اس کا عجیب قرآنی جواب

سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلویؒ

جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر ایمان لانا ہر مسلمان کے لئے جزو ایمان ہے اسی طرح باغیان رسالت قادیانیوں کو کافر اور دشمن اسلام سمجھنا بھی ضروری ہے۔ اللہ پر ایمان لانے کی شرط یہ ہے کہ طاغوت کے کفر کا اقرار کیا جائے۔ فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ

ترجمہ: اب جو کوئی منکر ہو مفسد سے اور یقین لاوے اللہ پر اس نے پکڑا کڑا مضبوط۔

جو شخص طاغوت کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے وہی شخص کامل الایمان ہے اور اس نے ایک مضبوط رسی کو پکڑا ہے طاغوت کے معنی اگرچہ تشریح طلب ہیں لیکن آپ اتنا سمجھ لیجئے کہ طاغوت ہر اس قوت کو کہتے ہیں جو خدا اور رسول کے مقابل ہو جس طرح کافر اللہ تعالیٰ کے باغی ہیں اسی طرح قادیانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی ہیں۔ ان باغیان رسالت کو جب تک کافر نہ سمجھا جائے اس وقت تک کسی مسلمان کا ایمان پختہ نہیں ہوتا۔ ان کے مذہب کی بنیاد حضرت عیسیٰؑ کی موت پر قائم ہے ان کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی وفات ہو چکی اور قیامت کے قریب آنے والا مسیح وہ مسیح نہیں ہے جو بنی اسرائیل میں نبی بنا کر بھیجا گیا تھا بلکہ وہ اس امت کا ایک شخص ہوگا۔ جو بجائے آسمان سے نازل ہونے کے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوگا۔ چنانچہ یہ شب و روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو مختلف آیتوں اور حدیثوں سے ثابت کیا کرتے ہیں۔ اور چونکہ یہ فرقہ جاہل ہونے کے ساتھ ساتھ بے وقوف بھی ہے اس لئے اس کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ ہمارا عقیدہ کیا ہے اور ہم کو دلیل کیا پیش کرنی چاہیئے۔ اپنے دعوے اور مدعا کی استدلال کے ذکر میں بھول جانا اس فرقہ کا طغرائے امتیاز ہے۔ یہ لوگ بے ربط اور بے جوڑ بہت سی آیتیں جمع کر دیتے ہیں۔ اور پھر یہ کہتے ہیں کہ ہم نے بیسیوں آیتوں سے حضرت عیسیٰؑ کی موت ثابت کر دی ہے سورۃ انبیاء کی دو آیتیں بھی ان کے دلائل کا جزو لاینفک ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد اور پہلے رکوع میں ارشاد ہوتا ہے۔ وما جعلنٰھم جسدا لا یاکلون الطعام وما کانوا خلدین۔ ان دونوں آیتوں میں نہ کہیں حضرت عیسٰی کا ذکر ہے نہ کہیں ان آیتوں کے آس پاس مسیح ابن مریم کا تذکرہ ہے لیکن ان ملاحدہ کو اس سے کیا غرض ان کو قرآن میں تحریف کرنے سے کوئی باک نہیں ہے ان کا دعویٰ تو یہ ہے کہ مسیح ابن مریم وفات پا گئے اور جو دلیل پیش کی ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے کسی بشر کے لئے ہمیشہ زندہ رہنے کی گارنٹی نہیں کی ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اے محمد تم کو وفات آ جائے اور کافر ہمیشہ جیتے رہیں دوسری آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا۔ جو کھانا نہ کھاتا ہو اور نہ کوئی پیغمبر ایسا بنایا ہے جو ہمیشہ زندہ رہے۔ اب فرمایئے ان آیتوں کا تعلق حضرت عیسیٰ سے کیا ہے؟ یہ آیتیں ان لوگوں کے خلاف تو استعمال کی جا سکتی ہیں جن کا عقیدہ یہ ہو کہ پیغمبر کو موت نہیں آتی یا پیغمبروں کی وفات نہ ہونی چاہیئے یا پیغمبر کھانے پینے سے پاک ہوتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ یہ اعتراض کافر تو کیا کرتے تھے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو یہ کھانا کیوں کھاتے ہیں اور ان پر زمانہ کے حوادث کا کیوں اثر ہوتا ہے مسلمانوں میں سے تو کسی کا یہ عقیدہ نہیں ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی وفات نہیں ہوتی یا وہ کھانے پینے سے پاک ہوتے ہیں یا کسی مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ہمیشہ زندہ رہیں گے اور ان کو کبھی موت نہ آئے گی۔ پھر آخر قائلین حیات مسیح کے سامنے ان آیتوں کو پیش کرنے سے کیا فائدہ ہے۔

حضرت مسیح کی خوراک

رہا کھانے پینے کا معاملہ تو ممکن ہے یہ بیوقوف اس وجہ سے وما جعلنٰھم جسدا کی آیت پیش کرتے ہیں کہ جب کوئی جسم بدون کھانے پینے کے نہیں رہ سکتا تو آسمانوں پر کھانے پینے کا انتظام کیا ہوگا۔ وہاں کوئی ہوٹل تو ہے نہیں میں عرض کرتا ہوں ان احمقوں کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ اصل رزق تو تمام مخلوق کا آسمانوں میں ہی ہے فرماتے ہیں۔ وفی السماء رزقکم وما توعدون۔ جب زمین والوں کا رزق بھی آسمان سے ہی آتا ہے تو اگر کوئی زمین کا بسنے والا آسمان پر چلا جائے تو وہ کس طرح بھوکا مر سکتا

باقی ص ۳۵ پر

انور فاروقی
تثلیث
کے پجاریوں پر فاروقی درہ

ایک مباحثہ کی رپورٹ

مابین۔ مولانا محمد انور فاروقی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی کراچی اور پادری صاحبان

۸۵-۱۰-۲۱ کو ایک عیسائی الف جی اس کی معرفت انکے گرجا نزد ۲ ڈا کی خالہ کھیت میں شرکت کا موقع ملا۔ ارادہ تبلیغ تھا۔ پوچھتے پوچھتے عیسائیوں کے محلہ میں پہنچ گئے۔ اور وہاں سے گرجا میں وہاں جا کر دیکھا طنبورہ ڈھولک۔ باجا وغیرہ بجا رہا ہے زبور گائی جا رہی ہے جو پنجابی اور اردو زبان میں بنائی گئی تھی پھر سر نگوں کر کے دعائیں ہونے لگیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یسوری نامری کہہ کر پکارنے لگے۔ مدد کے لئے یاد کیا گیا اور انہیں سے تمام حاجات مانگی گئیں۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ خدا تعالیٰ کے بھی منکر اور مشرک ہیں کیونکہ برملا غیر اللہ کو خدا بنا کر پکار رہے ہیں اس کے بعد سلسلہ سوال جواب شروع ہوا جس کی ابتدا میں نے کی۔ شرکاء مناظرہ یہ تھے محمد انور فاروقی (مسلم) الف بشیر مسیح اب اسلیم باجوہ اور دو پادری اور۔

محمد انور فاروقی:۔ سوال نمبر ا۔ آپ حضرات نے ابھی گانا بجانا شروع کیا ہے۔ کیا آپ کے محسن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس کا حکم دیا ہے؟

(الف) جواب:۔ ہاں ہم نے جو ابھی گائی ہے یہ زبور تھی جس کا ترجمہ اردو پنجابی زبان میں اشعار کی صورت میں کیا گیا ہے اور اس کا ذکر زبور میں آیا ہے کہ دف وغیرہ بجا کر خداوند کی حمد کرو۔

فاروقی:۔ میرا سوال یہ ہے کیا عیسیٰ علیہ السلام نے حکم دیا ہے؟ اگر دیا ہے تو وہ دکھلاؤ کیونکہ زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی ہے۔ اور تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکار ہو۔

الف:۔ ہم تمام کتابوں کے پیروکار ہیں اسی لئے ہماری بائبل میں۔ تورات۔ زبور۔ انجیل۔ صحف آسمانی موجود ہیں۔

فاروقی:۔ تمام انبیاء کرام اور آسمانی کتب و صحف پر تو ہمارا بھی ایمان ہے۔ البتہ تمام نبیوں کی شریعتوں میں تھوڑا بہت فرق رہا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ حضرت عیسیٰؑ کو جتنی اہمیت دیتے ہیں دوسروں کو اتنی نہیں دیتے نیز حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں طریقہ قربانی اور تھا حضرت ابراہیم کے زمانہ میں اور تھا حضرت آدم کے زمانہ میں بہن بھائی کا نکاح جائز تھا دیگر شرائع میں نہیں تو کیسے ممکن ہے کہ ایک آدمی بیک وقت تمام مذاہب پر عمل کر سکے۔ لہٰذا آپ یہ گانا بجانا حضرت عیسیٰ سے ثابت کرو۔

الف:۔ بس شروع سے ایسا ہی ہوتا رہا ہے لہٰذا ہم بھی کرتے ہیں اور یہی ہمارا مذہب ہے جسے ہم چھوڑ نہیں سکتے۔

فاروقی:۔ یہ مذہب تو نہ ہوا بلکہ ایک غلط رسم کو مذہب بنا دیا گیا ہے لہٰذا آپ حضرت عیسیٰؑ کا حکم گانے بجانے کے بارے میں نہیں دکھا سکے۔

فاروقی:۔ میرا دوسرا سوال ہے آپ حضرات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کیا مانتے ہیں۔ خدا یا بیٹا۔ یا نبی اگر خدا مانتے ہیں تو حضرت عیسیٰؑ نے حضرت مریم کے پیٹ سے جنم لیا ہے اور جو کسی سے جنم لے وہ خدا نہیں ہو سکتا اور اگر بیٹا جب آپ حضرات نے بیٹا مانا تو ظاہر ہے کہ وہ ماں کا بیٹا ہے خالق کا تابع ہوگا محتاج ہوگا جو تابع و محتاج ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا خدا تو متبوع ہوتا ہے۔

الف:۔ حضرت عیسیٰؑ کا جسم آپ مخلوق سے مختلف تھا یہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں روحانی اعتبار سے لہٰذا یہ بیٹا نہ ہوئے بلکہ روحانی اعتبار سے پیدا ہوئے ہیں دیگر انبیاء سے مختلف پیدا ہوئے ہیں

فاروقی:۔ حضرت عیسیٰ کی والدہ کا نام مریم ہے وہ آپکے بطن مبارک میں رہے ہیں اور یقیناً رہے ہیں لہٰذا حضرت مریم کے بیٹے ہوئے تو بات واضح ہوئی کہ انہوں نے جنم لیا ہے اور تابع ہیں نیز مافوق الفطرت پیدا ہونا خدا ہونے کی دلیل نہیں ہے بلکہ یہ ایک معجزہ ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا کا اژدھا بن جانا پتھر سے چشمے جاری ہونا دریا کا راستہ چھوڑ دینا یہ انکی صداقت کی دلیل تو ہو سکتی ہے۔ خدائی کی دلیل ہرگز نہیں ہے ورنہ حضرت آدم علیہ السلام اوّل خدا ہونگے وہ تو بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔

الف: ہم حضرت عیسیٰ کو خدا نہیں بلکہ۔ خدا کی طرح خالق مالک رازق شافی آنکھ ناک صحت دینے والا مانتے ہیں۔ جس طرح اللہ شفا دیتا ہے ہاتھ پاؤں دیتا ہے حضرت عیسیٰؑ بھی یہ سب کچھ دیتے ہیں اور مشکل حل کرتے ہیں۔

فاروقی:۔ آپ کی گفتگو سے معلوم ہوا کہ نفع و نقصان دینے والی دو سری طاقتیں ہیں یعنی دو خدا ہیں لہٰذا آپ مجھے جواب دیں کہ یہ میرا ہاتھ (اشارہ کر کے بتایا) کس خدا نے بنایا ہے یعنی خدا نے یا عیسیٰؑ نے بری طرح لاجواب

ہوا اور سکتہ طاری ہو گیا اور اتنے میں دوسرا رہنما متوجہ ہوا

(ب) عیسائی: ہم دو خدا نہیں مانتے بلکہ وحدت مانتے ہیں یعنی وحدت میں کثرت مانتے ہیں جب "فونٹین پین" اس پین کا ڈھکن کھولا اور کہا جیسے یہ ایک پین کا حصہ ہے اسکی رنب ہے۔ یہ بھی پین کا حصہ ہے لہٰذا یہ ایک پین کے اجزاء میں تو وحدت میں کثرت ہے۔ اس طرح عیسیٰ علیہ السلام میں کثرت ہے کہ آسمان پر پہنچے تو خدا زمین پر بیٹا اور رسول ہے

فاروقی: پہلے تو یہ بات غلط ہے کہ وحدت میں کثرت ہے وحدت میں اکائی ہے انفرادیت ہے اجتماعیت نہیں بالفرض مان لیا جائے تو جواب سنیں۔ کہ جس طرح پین کے اجزاء میں مثلاً ڈھکن، نب، سیاہی وغیرہ ڈھکن کو پین نہیں کہا جا سکتا نہ ہی نب کو یعنی جز کو کل نہیں کہا جاتا تو معلوم ہوا کہ یہ اجزاء مختلف ہیں اور مختلف چیزوں کے نام ہیں اسی طرح حضرت عیسیٰ خدا۔ بیٹا یہ بھی مختلف ہیں ایک ذات کو خدا بھی کہا جائے بیٹا بھی رسول بھی محال ہے اس بات پر لاجواب ہوئے۔

عیسائی: اگر ان اجزاء کو پین نہیں کہا جا سکتا تو مرکزی فول کو بھی تو پین نہیں کہا جائیگا بجز اجزاء کے۔

فاروقی: بات واضح ہوگئی مسلمانوں کا عقیدہ برحق ثابت ہوا کیونکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارا خدا وہ ہے جو لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ہے نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا۔

ہمارا خدا وہ ہے جو قادر مطلق ہے اس میں سے کوئی جنا نہیں نکلا اور نہ وہ کسی میں سے نکلا ہے۔

عیسائی: ہم حضرت عیسیٰؑ کو بیٹا اس لئے مانتے ہیں کہ اصل میں تو وہ خدا ہیں لیکن رہنمائی کیلئے وہ انسانی شکل اختیار کر کے دنیا میں تشریف لائے جیسے اگر دروازے کے سامنے سے چیونٹیاں جا رہی ہوں اور تم انہیں راستہ سے ہٹانا چاہو تو ایک ہی صورت ہے کہ چیونٹی بن کر انکی قیادت کرو اور تمام چیونٹیاں تمہارے پیچھے لگ جائیں راستہ صاف ہو جائیگا

فاروقی: راستہ سے چیونٹیوں کو ہٹانے کی بہت سی صورتیں ہیں صرف ایک ہی صورت نہیں ہے۔

باقی ص۲۵ پر

قادیانیو! بتاؤ تم میں سے کون کون مسلمان ہونے کیلئے تیار ہے؟

احمد میاں حمادی

مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم نے "حقیقت حال" کے عنوان سے ایک پمفلٹ شائع کیا تھا جس میں قادیانیوں کی جارحیت اور مفسدہ پردازی کی نشاندہی کی گئی تھی۔ اس کے جواب میں قادیانیوں کی طرف سے ایک گمنام اشتہار "حقیقت حال کا فیصلہ" کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے اس میں جھوٹے نبی کی سنت کے مطابق جھوٹی قسموں اور اپنے اوپر لعنتوں کی بھرمار کی گئی ہے اس کے جواب میں ہم قادیانیوں سے صرف یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر ان کے اشتہار میں سچ کا کوئی شائبہ بھی تھا تو یہ اشتہار گمنام کیوں شائع کیا گیا؟ اشتہار میں اس جھوٹی قسمیں کھانے والے کا نام اور پتہ کیوں نہیں شائع کیا گیا! قادیانیوں کا یہ اشتہار جھوٹے حلف نامہ کا مسودہ ہے جس پر کسی کے دستخط نہیں اس لئے اس کی حیثیت اس جھوٹے اشتہار سے زیادہ نہیں جو "شیخ محمد" کے نام سے وقتاً فوقتاً شائع ہوتا رہتا ہے۔

ہم قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ اگر وہ اسرائیل کے ایجنٹ نہیں تو ان کا مشن اسرائیل میں کیا کر رہا ہے! کیا قادیانی مرزا غلام احمد کے جھوٹے کلمہ کی قسم مؤکد بعذاب کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ ان کے کسی فرد کا اسرائیل سے کوئی رابطہ نہیں۔

اگر قادیانیوں نے مرزا طاہر احمد کے اشارے سے مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا نہیں کیا تو مرزا طاہر احمد کو کیا مصیبت پیش آئی تھی کہ وہ اشتہاری مجرموں کیطرح رات کی تاریکی میں پاکستان سے فرار ہوا؟ اگر مولانا اللہ یار ارشد پر رات کی تاریکی میں قادیانیوں نے حملہ نہیں کیا تھا۔ تو اس واقعہ کے بعد بڑے بڑے سرغنہ قادیانی روپوش کیوں ہو گئے تھے؟ اور ساہیوال کے سکھر کیس کے قادیانی مجرم تو ابھی تک جیل میں ہیں جبکہ ان مقدمات کی سماعت ہو چکی ہے مگر تا حال بری نہیں ہوئے کیا تمہاری جھوٹی قسموں اور لعنتوں سے حقائق پر پردہ ڈالا جا سکتا ہے؟

قادیانیوں نے اپنے اشتہار میں لکھا ہے کہ "ہم اللہ کی عظمت و جلال کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر یہ باتیں سچی ہیں تو خدا تعالیٰ کی لعنتیں اور اس کی قہری تجلیات ہمیں نیست و نابود کر دیں اور رہتی دنیا تک ہمارا انجام نسل انسانی کے لئے عبرت کا پیغام بن جائے"۔

ہم پوچھتے ہیں کہ تم اللہ کی کس عظمت و جلال کی قسم کھاتے ہو۔ کیا وہی خدا جو مرزا کے اندر اترا یا تھا مرزا کا الہام ہے "اوابن" یعنی خدا تیرے اندر اترا یا) کیا تمہارے نزدیک اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال یہی ہے کہ مرزا قادیانی کا بیٹا "کان اللّٰہ نزل من السماء" بن جاتا ہے (گویا خدا آسمان سے اتر آیا) کیا خدا کی عظمت و جلال یہی ہے کہ مرزا قادیانی کو اللہ تعالیٰ کی توحید و تفرید کا، خدا کی روح کا، خدا کے بروز کا، خدا کے بیٹے کا، خدا کی اولاد کا، خدا کے عرش کا اور خدا کی صفات کا مرتبہ دیا جائے۔

یہ مرزا کے الہامات ہیں۔

انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی

(اے مرزا تو میری توحید و تفرید کے بمنزلہ ہے)

انت منی بمنزلۃ بروزی

(تو میرے بروز کے بمنزلہ ہے)

انت منی بمنزلۃ روحی

(تو میری روح کے بمنزلہ ہے)

انت منی بمنزلۃ ولدی

(تو میری اولاد کے بمنزلہ ہے)

انت منی بمنزلۃ اولادی

(تو میری اولاد کے بمنزلہ ہے)

انت منی بمنزلۃ عرشی

(تو میرے عرش کے بمنزلہ ہے)

انت منی بمنزلۃ سمعی

(تو میرے کان کے بمنزلہ ہے)

تم اسی خدا کو مانتے ہو جس کی صفات مرزا کے ان الہامات میں ذکر کی گئی ہیں۔؟

رہیں تم پر لعنتیں اور تباہ انجام! تو کیا ابھی تمہیں عبرتناک انجام کا سامنا نہیں ہوا، ابھی کچھ کسر باقی ہے؟ کیا مرزا قادیانی مولانا عبدالحق غزنوی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کے مباہلہ کے مقابلہ میں ہیضہ کی عبرتناک موت سے اپنے انجام کو نہیں پہنچا؟ کیا عبدالکریم کی عبرتناک موت سے تمہیں عبرت نہیں ہوئی۔ کیا نورالدین گھوڑے سے گر کر عبرتناک انجام کو نہیں پہنچا۔ کیا مرزا محمود کی حالت عبرتناک نہیں تھی، اگر شک ہو تو اپنی "الحقیقت پسند پارٹی" کا لٹریچر پڑھ لو۔ اور کیا مرزا طاہر کا پاکستان سے خود اختیار کیا جلاوطنی اور فرار عبرتناک انجام نہیں، کیا اقوام متحدہ کے سامنے تمہارا واویلا بھی کم عبرتناک ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اس عبرتناک انجام سے خدا ہر دشمن کو بھی محفوظ رکھے۔ ابھی تمہیں مزید عبرتناک انجام کی خواہش ہے تو انتظار کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے بھی بدتر عبرتناک انجام دکھا دے گا۔ تم نے ہم سے مطالبہ کیا ہم اپنے الزامات پر اللہ جل شانہ کے پاک نام کی قسم کھائیں۔ اول تو مدعی سے حلف لینا مرزا غلام قادیانی کی ناپاک شریعت ہو گی۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت میں مدعی کے ذمہ ثبوت ہوتا ہے، حلف نہیں ہوتا۔ اس لئے تمہارا مطالبۂ حلف تمہاری بددینی کی علامت ہے۔ لیکن اگر ہم تمہاری خواہش کے مطابق قسمیں کھائیں بھی تو اس کا کوئی نتیجہ بھی ہونا چاہیئے۔ ہم تمہاری خواہش کے مطابق حلف اٹھانے کو تیار ہیں۔ مگر تم پہلے حلف کا مطالبہ کرنے والوں کے نام شائع کرو۔ اور ان کی طرف سے حلفیہ اعلان شائع کرو کہ جانبین کے حلف اٹھانے پر وہ مرزا غلام احمد اور اس کی ذریت پر ہزار لعنتیں بھیج کر مسلمان ہو جائیں گے۔ جھوٹا آدمی تمہاری طرح بات بات پر قسمیں کھایا کرتا ہے۔ مگر سچا آدمی بے مقصد قسم نہیں کھاتا۔ اگر وہ قسم کھائے تو اس کا نتیجہ نکلنا چاہیئے۔ بتاؤ! تم میں سے کون کون ہماری قسم پر مسلمان ہونے کو تیار ہے؟

الاحمد لمیٹڈ کی نئی پیشکش
الاحمد ایونیو
ایف ایل 2، بلاک 5، گلشن اقبال، کراچی

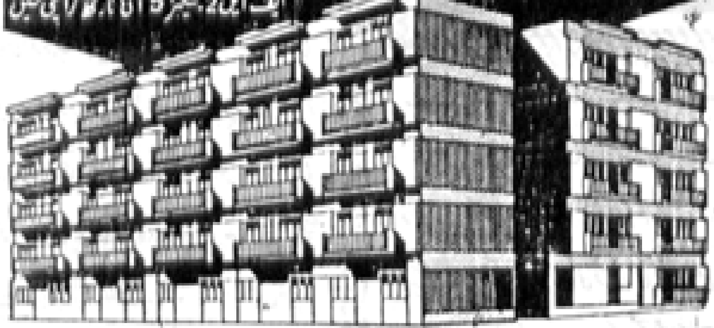

3 کمروں کے اعلیٰ فلیٹس — بکنگ صرف 5 تا 8 ہزار روپے میں
K.D.A. NOC. NO: MP/DCS(D)/976/ADV/844/85 DATED 29-6-85
- کل فلیٹ کی تعداد 157
- فی فلیٹ کورڈ ایریا تقریباً 1600 مربع فٹ
- 2 بیڈ روم اور ایک ڈرائنگ روم
- کشادہ باورچی خانہ اور بیڈ روم میں الماری کی سہولت
- ہائی وے ریلوے سے صرف 3 کلومیٹر کے فاصلہ پر
- بجلی، پانی، گیس اور زندگی کی تمام سہولتیں
- 300 فٹ چوڑی سڑک کے مقابل

آسان اقساط — سول پارکنگ — قرعہ کی سہولت — بچوں کا پارک — لفٹ — اسٹینڈ بائی جنریٹر

بیرون ملک رہنے والے حضرات بکنگ کے لئے ڈرافٹ الاحمد لمیٹڈ کراچی کے نام ارسال فرمائیں

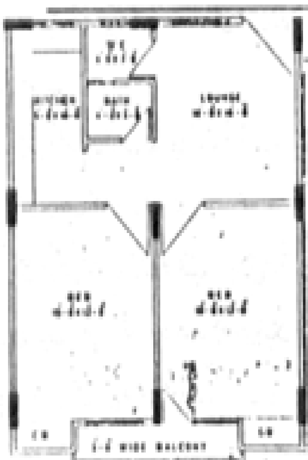

قبضہ کی حتمی تاریخ 1-7-88
دفاتر جمعہ کو بھی کھلے رہیں گے
ڈیویلپرز: نقی علی مرزا (فون) 481789
414878
مزید تفصیلات اور بکنگ کے لئے رجوع کریں:
الاحمد لمیٹڈ (بلڈرز اینڈ ڈیویلپرز)
الاحمد بلڈنگ بلاک 13-B گلشن اقبال کراچی
فون: 482234-482557
ہوم لینڈ (رئیل اسٹیٹ ایجنسی)
بلاک 6، ناظم آباد کراچی
فون: 624460-613686

بقیہ۔ خصائل نبوی ﷺ

اور جاں نثار صحابی کے ایثار کا حال معلوم ہوا تو اظہار مسرت اور بیوی کی مدح کے طور پر ارشاد فرمایا کہ ہر نبی اور اس کے جانشینوں کے لئے حق تعالیٰ شانہٗ دو باطنی مشیر اور اصلاح کار پیدا فرماتے ہیں جن میں سے ایک مشیر تو بھلائی کی ترغیب دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے دوسرا مشیر تباہ و برباد کرنے میں ذرا بھی کمی نہیں کرتا جو شخص اس کی برائی سے بچا دیا جائے وہ ہر قسم کی برائی سے روک دیا گیا۔

نرخنامہ اشتہارات

تمام الاقوامی جریدہ ہفت روزہ ختم نبوت میں اشتہارات شائع کرانے والے خواہشمند حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جنوری ۱۹۸۶ء سے مندرجہ ذیل نرخ ہوں گے۔

ٹائیٹل صفحہ اندرونی مکمل	۲۰۰۰/ روپے	ٹائیٹل صفحہ اندرونی نصف	۱۰۰۰/- روپے
ٹائیٹل صفحہ آخری مکمل	۱۰۰۰/ "	ٹائیٹل صفحہ آخری نصف	۱۲۵۰/- "
آخری صفحہ اندرونی مکمل	۲۰۰/- "	آخری صفحہ اندرونی نصف	۱۰۰۰/- "
اندر کا کوئی بھی مکمل صفحہ	۵۰۰/- "	اندر کا کوئی بھی نصف صفحہ	۲۵۰/- "

بقیہ:۔ اخبار ختم نبوت

پیش کی کہ مجلس عمل کے آئندہ انتخابات کے لیئے مزید ایک میٹنگ طلب کی جائے ۔ اور اس میں غور وخوض کیا جائے کہ انتخابات کب کرائے جائیں اجلاس نے اسحاق تائیکی اور ۱۹ کو ۳۰ بروز جمعرات بوقت ۲ بجے بمقام دفتر تحفظ ختم نبوت محلہ مسجد حیات النبیؐ میں اجلاس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

بقیہ:۔ فاروقی دُرّہ

علی وارفع مقام والی ذات اونی اور خسیس روپہ دھارے دیوار کے قریب چینی ڈالئے تمام چیونٹیاں وہاں چلی جائیں گی اور راستہ صاف ہو جائیگا۔

فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ۔

(ان باتوں کے دوران ان سب حضرات کے استاد صاحب پہنچ گئے) اور سب نے استقبال کیا۔

استاد:۔ آپ ہدایت کی دعا کریں جھوٹ سچ واضح ہو جائیگا

فاروقی:۔ ہم پانچ وقت ہر رکعت میں ہدایت کی دعا کرتے ہیں۔ اھدنا الصراط المستقیم کہتے ہیں۔

استاد:۔ نہیں آپ کلمہ کی ہدایت طلب کریں۔

فاروقی:۔ کلمہ کسے کہتے ہیں۔

استاد:۔ جو کسی کی زبان سے نکلے اُسے کلمہ کہتے ہیں جو اللہ کی زبان سے نکلے اُسے بھی کلمہ کہتے ہیں۔

فاروقی:۔ اللہ کی مبارک زبان سے جو کلمات نکلے ہیں ان پر ہمارا ایمان ہے۔ چاہے وہ تورات کی شکل میں یا زبور یا انجیل کی شکل میں یا قرآن مجید کی شکل میں البتہ عیسائی مشنیریز نے جو تبدیلیاں کی ہیں ان کو ہم نہیں مانتے

استاد:۔ چونکہ کیا ہم نے بائبل میں تبدیلی کی ہے۔

فاروقی:۔ بالکل۔

استاد:۔ کیسے؟

فاروقی:۔ دنیا کے ہر مذہب میں باپ بیٹی کی تمیز ہوتی ہے صرف تمہارے مذہب میں نہیں ہے۔

استاد:۔ نہیں ہمارے مذہب میں بھی ہے۔

فاروقی:۔ بائبل میں حضرت لوط علیہ السلام پر الزام لگایا گیا ہے (معاذ اللہ) کہ انہوں نے اپنی بیٹیوں کے ساتھ غلط حرکت کی ہے۔

استاد:۔ لاجواب ہو کر ہٹ پٹاک بولا ایسے واقعات تمہارے قرآن میں بھی ہیں۔

فاروقی:۔ میں تمام عیسائیت کو چیلنج دیتا ہوں کہ قرآن مجید سے کوئی ایک واقعہ ایسا ڈھونڈو جو انسانیت وشرافت کے لیے باعث شرم ہو دکھاؤ۔

بار بار کہتا رہا انکی زبان گنگ ہو گئی۔ اور راہ فرار اختیار کی۔

قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

بقیہ: عجیب استدلال

ہے پھر آسمان پر کیا نہیں ہوتا۔ مرزا صاحب کا نکاح تو محمدی بیگم کے ساتھ آسمان پر ہو سکتا ہے اور ایک حضرت مسیح کے کھانے کا انتظام نہیں ہو سکتا اور یہ بھی کیا ضروری ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام وہی خوراک کھاتے ہوں جو مرزا صاحب کھایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح کو نہ تو وہاں ہندوستانی دواخانہ کی یاقوتی چاہیئے اور نہ ان کو دوا کے لیئے شراب کی ضرورت ہے اور نہ ان کو مقوی اور مرغن کھانوں کی تلاش ہے۔ حضرت عیسیٰؑ جن کی تمام زندگی زاہدانہ تھی ان کے کھانے میں حرج ہی کیا ہوتا ہوگا۔

صوم وصال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کئی کئی دن کے متواتر روزے رکھا کرتے تھے آپ کے اصحاب نے بھی چاہا کہ ہم بھی متواتر روزے رکھا کریں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا اور یہ فرمایا کہ کوئی تم میں تمہارے جیسا ہوگا بلکہ تم میں کون ایسا ہے جو مجھ سا ہو سکتا ہے۔ میں تو رات اپنے رب کے پاس بسر کرتا ہوں وہ مجھ کو کھانا بھی کھلا دیتا ہے اور پانی بھی پلا دیتا ہے۔ (بدیئۃ عشق دہلی)

ھو یطعمنی ویسقینی۔ انبیاء علیہم السلام زمین پر بھی کھانے پینے سے مستغنی ہو جاتے ہیں اور ان کو ایسی خوراک دی جاتی ہے۔ جو ہماری سمجھ سے بالاتر ہوتی ہے جب زمین پر بھی انبیاء علیہم السلام کو ایک خاص قسم کی غذا دی جا سکتی ہے تو آسمان پر خاص قسم کی غذا ان کے لیئے مہیا کیوں نہیں جا سکتی۔ ہم نے کب انکار کیا ہے کہ ان کو طعام کی حاجت نہیں ہے لیکن وہ ایسے طعام کے محتاج نہیں ہیں۔ جس طعام اور غذا کے ہم لوگ محتاج ہیں جب حیات مسیح کے قائل ان باتوں میں سے کسی بات کا انکار ہی نہیں کرتے نہ وہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح کو کبھی موت نہ آئے گی اور نہ وہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ فاقہ کر رہے ہیں اور ان کو کسی قسم کی غذا نہیں دی جا رہی ہے۔ اور جب وہ ان باتوں کے قائل ہی نہیں ہیں تو ان کے خلاف یہ آیتیں حجت کس طرح ہو سکتی ہیں۔

بقیہ: خلیفہ قادیان

رکھتا ہو۔ وہ اچھے اور نیک عمل کرے۔ ننگا ناچ دیکھنا نیک عمل ہے اور نہ نیک نمونہ۔ بلکہ اس پر تو یہ مصرع صادق آئے گا کہ

”چو کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی“

یعنی جب خود پیر ہی اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرے تو مریدوں میں نیکی کا جذبہ کیونکر پیدا ہو۔ لیکن ربوائی حضرات (یعنی ربوہ میں رہنے والے) تو خلیفہ صاحب کے اس فعل کو بھی گناہ یا کم از کم معیوب قرار دینے کی بجائے اچھا سمجھتے ہیں۔ جو حضرت امام الزمان (یعنی مرزا غلام احمد) کے نزدیک کفر ہے۔ وہ فرماتے ہیں

”ہر مسلمان اس سے واقف ہے کہ خدا کے حکم کو توڑنا (یعنی اس پر عمل نہ کرنا) تو کافر نہیں کرتا۔ مگر خدا کے حکم کے خلاف بولنا کافر کرتا ہے“

(بدر ۲۴ جون ۱۹۰۳ء)

اس لیے ننگا ناچ دیکھنا تو حکم الٰہی کی نافرمانی اور گناہ ہے۔ مگر اسے اچھا کہنا اس کا انکار ہے جو کافر

کردیتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ کھلی گمراہی میں دور نکل گیا۔

خلیفہ قادیاں کی زندگی تو ایسی نہ تھی جو نیک نمونہ بن سکتی۔ گمراہی بالعموم اس وقت شروع ہوتی ہے جب عقل و دانش کو جواب دے کر لوگ اپنے قائدین کو معصوم عن الخطا سمجھ لیتے ہیں۔ اسی لیے ان کا (یعنی خلیفہ قادیاں) کا ننگا ناچ دیکھنے کو بھی بُرا نہیں کہا"

(مرزا صاحب کی کہانی خلیفہ ربوہ کی زبانی صفحہ ۹۲)

بقیہ:۔ اکراہ فی الدین

دینہ فاقتلوہ۔ جو شخص (یعنی مسلمان) اپنا دین بدل دے اسے قتل کردو کے نسخے پر عمل کیا جائے گا۔ (یہ روایت بخاری، مسلم وغیرہ تمام معتبر کتب احادیث میں دیکھی جا سکتی ہے)

اور یہ تو محترم پروفیسر صاحب بھی تسلیم کرتے ہوں گے کہ نصوص کے مقابلے میں ــــ کسی کی کوئی شرعی حیثیت نہیں تسلیم کی جا سکتی۔

علامہ جصاص رازی حنفیؒ کے حوالے سے یہ چیز بھی قابل ذکر ہے کہ انہوں نے آیت لا اکراہ فی الدین کا منسوخ، سدیؒ کے حوالے سے منسوخ ہونا بھی ذکر کیا ہے۔ آیات جہاد و قتال (یا ایہا النبی جاھد الکفار ، فاقتلوا المشرکین) سے۔

مزید براں یہ کہ پروفیسر صاحب نے علامہ جصاص کے جس قول سے شان نزول کا ذکر کیا ہے وہ قیل یعنی ماضی مجہول کے صیغے سے منقول ہے اور عربی کا ایک عام طالب علم بھی اس بات کو جانتا ہے کہ اس طرح کی کلام میں ایک گونہ ضعف کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

آخر میں محترم پروفیسر صاحب سے نیازمندانہ عرض ہے کہ وہ ایسے نازک مسائل پر گزرتے ہوئے بھی احتیاط ملحوظ رکھیں

بقیہ:۔ ناشکرا انسان

انجام کیا ہو رہا ہے۔ یہ بم، یہ کیمیاوی زہریلی گیسیں، یہ میزائیل، یہ لیزر شعاعیں جو آن کی آن میں پوری آبادیوں کو صاف کرنے والی ہیں اسی علمی ناشکری کا نتیجہ ہیں اللہ پاک انسانوں پر رحم فرمائے اور انہیں نیک توفیق دے۔ آمین

بقیہ:۔ جانوروں کے ساتھ سلوک

چھری تیز کرنے لگا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان بے زبان جانوروں کے سلسلہ میں اللہ سے ڈرو۔ اور فرمایا کہ تم اس کو کئی بار مارنا چاہتے ہو؟ تم نے اسے لٹانے سے پہلے اپنی چھری کیوں نہیں تیز کر لی۔ جانوروں کے ساتھ رحم اور نرمی کے برتاؤ کا ایک اعلیٰ نمونہ ہمیں عبداللہ بن مسعودؓ کی اس حدیث میں ملتا ہے جو ہماری تہذیب کا آئینہ دار ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ہم نے ایک چھوٹا پرندہ دیکھا جس کے دو چوزے تھے ہم نے ان دونوں کو پکڑ لیا وہ پرندہ آیا اور اپنے پر پھڑپھڑانے لگا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے۔ اور یہ منظر دیکھا تو ارشاد فرمایا کہ اس کا بچہ چھین کر کس نے اس کو ستایا ہے؟ اس کا بچہ اس کو واپس کرو۔

اسی طرح آپ نے چیونٹیوں کی ایک آبادی دیکھی جسے ہم نے نذر آتش کر دیا تھا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے کس نے جلایا ہے۔ ہم نے جواباً عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ آگ سے عذاب دینے کا حق صرف آگ کے رب کو ہے۔

بقیہ:۔ بری عادتیں

جھوٹ بولنا، جھوٹی گواہی دینا، جھوٹ کی تائید کرنا۔ جھوٹ پر کسی کو آمادہ کرنا۔ یہ سب ممنوع ہے۔

حضورؐ کے پاس ایک شخص آیا۔ اس نے کہا مجھ میں چار بری عادتیں ہیں، آپ کے فرمانے سے ان عادتوں میں سے ایک چھوڑ سکتا ہوں۔ چوری کرنا، شراب پینا، زنا کرنا، جھوٹ بولنا۔ ان میں سے فرمایئے کس عادت کو چھوڑ دوں۔

آپؐ نے فرمایا جھوٹ بولنا چھوڑ دے۔

اس روایت سے جھوٹ کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب۔ پ۲۴۔ المومن ع۴ "حد سے گزرنے والے۔ جھوٹ بولنے والے کو ہدایت نہیں دیتا۔"

کس قدر سخت پیرایہ میں جھوٹ کی مذمت فرمائی ہے۔

اسی کے مشابہ ایک آیت پ۲۳ الزمر۔ ع۱ میں بھی ہے۔

عموماً زیادہ قسمیں کھانے والے، زیادہ گفتگو کرنے والے جھوٹے ہوتے ہیں۔ ان دونوں عادتوں سے بچنا چاہیئے۔

حضورؐ نے فرمایا ہے جھوٹ بولنا منافقت کی دلیل ہے۔

چغلی

ولا تطع کل حلاف مہین ھماز مشاء بنمیم۔ پ۲۹ القلم

"تو کہا مت مان کسی قسمیں کھانے والے، بے قدر، طعنے دینے والے چغلی کھانے والے کا۔"

ایک کی بات دوسرے سے لگا دینا چغلی کہلاتا ہے بچوں کو یہ عادت بہت ہوتی ہے۔ ماں باپ کو چاہیئے کہ جب وہ کسی کی چغلی کریں تو ان کی بات نہ سنیں۔ عورتوں میں بھی چغلی کا بہت رواج ہوتا ہے اس سے فتنہ و فساد پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے شخص کا ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ آیت میں ارشاد ہے "چغلخور کا اعتبار نہ کر" یہ بات بھی خیال میں رکھنی چاہیئے کہ جو شخص دوسروں کی باتیں تم سے آ کر لگاتا ہے وہ خواہ تمہارا کیسا ہی دوست ہے مگر تمہاری باتیں بھی ضرور دوسروں سے لگاتا ہے۔ یا اگر ذرا بھی تم سے اَن بن ہو گئی تو ضرور وہ تمہاری چغلیاں لوگوں سے کرے گا چغلخور کی حوصلہ افزائی ہرگز نہ کرنا چاہیئے اس سے پہلے ہی کہہ دینا چاہیئے کہ تمہاری بات سننا نہیں چاہتے۔ اس کے علاوہ کوئی اور بھی باتیں کرو۔ یا یہ کہہ دیا جائے کہ جب وہ شخص آئے گا تو اس کے سامنے بیان کرنا۔

بقیہ:۔ لالچ بری بلا ہے

ڈالوں گا۔ عابد غریب نے کہا مجھے چھوڑ دے تاکہ چلا جاؤں بھلا بتا تو سہی کہ کس لئے پہلے دربار میں تجھ پر غالب ہوا تھا اور اب تو مجھ پر غالب ہوا۔ ابلیس نے کہا کہ اول تو خدا واسطے غصے میں آیا تھا تب خدا نے مجھ کو تیرا مغلوب کیا اور جو کوئی کچھ کام اخلاص سے خدا کے واسطے کرتا ہے اس پر ہمارا زور نہیں چلتا اور اس دفعہ تم نے دینار کے واسطے غصہ کیا اور جو شخص ہوا و ہوس کا تابع ہوا وہ ہم پر غلبہ نہ کر سکے گا۔

بقیہ : خصائل نبوی ؐ

بخاری شریف میں یہ قصہ مفصل مذکور ہے اور بھی اس قسم کے متعدد واقعات حیرت انگیز ہیں۔ حتیٰ کہ اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجتہادی خطا ہوئی تو اس میں بھی حضرت ابوبکرؓ شریک ہیں جیسا کہ بدر کے قیدیوں کے معاملہ میں اس کا قصہ سورۃ انفال کے اخیر میں ہے۔ اس صورت میں حضرت ابوبکرؓ کا اس وقت خلاف معمول باہر آنا دل ربا دل ربا ہیبت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر کا اثر تھا گو کہ بھوک بھی لگی ہو۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کا آنا بھی بھوک کے تقاضے کی وجہ سے تھا۔ لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو دیکھ کر اس کا خیال بھی جاتا رہا اسی لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے استفسار پر اس کا ذکر نہیں کیا ہے

یاد سب کچھ ہیں مجھے ہجر کے صدمے ظالم
بھول جاتا ہوں مگر دیکھ کے صورت تیری

بعض علماء نے لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی تشریف آوری بھوک ہی کی وجہ سے تھی مگر اس کا ذکر اس لئے نہیں کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گرانی نہ ہو کہ دوست کی تکلیف اپنی تکلیف پر غالب ہو جایا کرتی ہے۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر خدمت ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے بھی بے وقت حاضری کا سبب پوچھا۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) بھوک کی وجہ سے حاضر ہوا ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بھوک تو کچھ میں بھی محسوس کر رہا ہوں اس کے بعد تینوں حضرات ابوالہیثم انصاریؓ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ وہ اہل ثروت لوگوں میں سے تھے کھجوروں کا بڑا باغ تھا بکریاں بھی بہت سی تھیں۔ البتہ خادم ان کے پاس کوئی نہیں تھا۔ اس لئے گھر کا کام سب خود ہی کرنا پڑتا تھا۔ یہ حضرات جب اُن کے مکان پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہ گھر والوں کے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں جو خادم نہ ہونے کی وجہ سے خود ہی لانا پڑتا تھا۔ لیکن ان حضرات کے پہنچنے پر تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہ بھی مشکیزہ کو جو مشکل سے اٹھتا تھا بدقت اُٹھاتے ہوئے واپس آ گئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو کر اپنی خوش قسمتی پر ناز کرتے ہوئے اور زبان حال سے ؎

ہم نشین جب میرے ایام بھلے آئیں گے
بن بلائے میرے گھر آپ چلے آئیں گے

پڑھتے ہوئے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لپٹ گئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے ماں باپ کو نثار کرنے لگے۔ یعنی عرض کرتے تھے کہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ اس کے بعد باغ میں چلنے کی درخواست کی وہاں پہنچ کر فرش بچھایا اور دین و دنیا کے سردار مایہ فخر جہاں کو بٹھا کر ایک خوشہ (جس میں ہر طرح کی پکی کچی ادھ کچری کھجوریں تھیں) سامنے حاضر کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سارا خوشہ توڑنے کی کیا ضرورت تھی اس میں ابھی کچھ کچی بھی ہیں جو ضائع ہوں گی پکی پکی چھانٹ کر کیوں نہ توڑ لیں۔ میزبان نے عرض کیا تاکہ اپنی پسند سے پکی اور گدری ہر نوع کی حسب رغبت نوش فرمائیں۔ تینوں حضرات نے کھجوریں تناول فرمائیں اور پانی نوش فرمایا اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کا ہر ہر لفظ تعلیم امت تھا ارشاد فرمایا کہ اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ بھی اس نعیم میں داخل ہے جن کا سوال قیامت میں ہوگا اور سورۃ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ کے ختم پر حق تعالیٰ شانہٗ نے اس کا ذکر فرمایا اُن کے شکر کے متعلق سوال ہوگا کہ ہماری نعمتوں کا کس درجہ شکر ادا کیا اللھم لا احصی ثناءً علیك انت کما اثنیت علیٰ نفسك پھر اس وقت کی نعمتوں کا اظہار شکر کے طور پر فرمایا کہ ٹھنڈا سایہ ٹھنڈا پانی اور تر و تازہ کھجوریں اس کے بعد میزبان کھانے کی تیاری کے لئے جانے لگے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرط محبت میں کہیں اتفاق مت ذبح کر دینا بلکہ ایسا جانور ذبح کرنا جو دودھ کا نہ ہو۔ میزبان نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا اور بعجلت تمام کھانا تیار کر کے حاضر خدمت کیا اور مہمانوں نے تناول فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت یہ ملاحظہ فرما کر کہ مشتاق میزبان سب کام خود ہی کر رہا ہے اور شروع میں میٹھا پانی بھی خود ہی لائے دیکھا تھا دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس کوئی خادم نہیں نفی میں جواب ملنے پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کہیں سے غلام آ جائیں تو تم یاد دلانا اس وقت تمہاری ضرورت کا لحاظ رکھا جائے گا۔ اتفاقاً ایک جگہ سے صرف دو غلام آئے تو ابوالہیثم نے حاضر ہو کر وعدہ عالیجاہ کی یاد دہانی کی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں غلاموں میں سے جو نسا دل چاہے پسند کر لو جو تمہاری ضرورت کے مناسب ہو۔ یہ جاں نثار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اپنی کیا رائے رکھتے اس لئے درخواست کی کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی میرے لئے پسند فرمائیں (یہاں بجز دینداری کے اور کوئی وجہ ترجیح اور پسندیدگی کی ہو ہی نہیں سکتی تھی اس لئے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مشورہ دینے والا امین ہوتا ہے اس لئے میں امین ہونے کی حیثیت سے فلاں غلام کو پسند کرتا ہوں اس لئے کہ میں نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا لیکن میری ایک وصیت اس کے بارے میں یاد رکھیو کہ اس کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کیجیو (اول حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کے ضابطہ کو ذکر فرما کر گویا اس پر تنبیہ فرمائی کہ میری جو پسندیدگی ہے وہ ذمہ دارانہ اور امانت داری کی ہے پھر ایک کو پسند فرما کر وجہ ترجیح بھی ظاہر فرمائی کہ وہ نمازی ہے۔ یہ وجہ ہے اس کو راجح قرار دینے کی۔ ہمارے زمانہ میں ملازم کا نمازی ہونا گویا عیب ہے کہ آقا کے کام کا حرج ہوتا ہے) ابوالہیثمؓ خوش خوش اپنی ضرورتوں کے لئے ایک مددگار ساتھ لے کر گھر گئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان بھی بیوی کو سنا دیا۔ بیوی نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی کما حقہٗ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ اور اس درجہ بھلائی کا معاملہ کہ ارشاد عالیجاہ کا امتثال ہو جائے ہم سے نہ ہو سکے گا اس لئے اس کو آزاد ہی کر دو کہ اسی سے امتثال ارشاد ممکن ہے۔ سراپا شجاع اور مجسم اخلاص خاوند نے فوراً آزاد کر دیا اور اپنی دقتوں اور تکالیف کی ذرا بھی پرواہ نہ کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو جب واقعہ

باقی صـ۲۴ پر

WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered S. No. 3220

چلو مدینے

کہے ہے شوق نبی یہ آکر چلو مدینے چلو مدینے
میں ہوں گا دل سے تمہارا رہبر چلو مدینے چلو مدینے

صبا بھی لانے لگی ہے اب تو نسیم طیبہ نسیم طیبہ
کہے ہے شوق اب ہوا میں اڑ کر چلو مدینے چلو مدینے

خدا کے گھر میں تو رہ چکے بس عمر بھی آخر ہوئی ہے آخر
مریں گے اب تو نبی ؐ کے در پر چلو مدینے چلو مدینے

شہر شہر کیوں پھرے ہے مارا جو دونوں عالم کی چاہئے دولت
تو سر قدم ہو کے ورد یہ کر چلو مدینے چلو مدینے

یہ جذبے عشقِ محمدیؐ ہیں دلوں کو امت کے کھینچتے ہیں'
کہے ہے ہر دل جو ہو کے مضطر چلو مدینے چلو مدینے

جو کفر و ظلم و فساد و عصیاں ہر اک شہر میں ہوتے نمایاں
تو دین اسلام اٹھے یہ کہہ کر چلو مدینے چلو مدینے

رجب کے ہوتے ہیں جب مہینے بھرے ہیں شوقِ نبی سے سینے
صدا یہ کے میں کو بکو ہے چلو مدینے چلو مدینے

ہلاکتِ **امدادؔ** اب تو آئی جو فوج عصیاں نے کی چڑھائی
نجات چاہو تو اے برادر چلو مدینے چلو مدینے

حضرت حاجی محمد امداد اللہ صاحب مہاجر مکی امدادؔ رح